بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

10 رجب 1423 ہجری 18 تبوک 1381 ہش 18/2002ء

Postal Reg. No. PB\0258\2002

Receipt No. 828
Date 18-9-02
Qadian 143516

قرآن شریف عظیم الشان حربہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یاد رکھو کہ قرآن شریف وہ عظیم الشان حربہ ہے کہ اس کے سامنے کسی باطل کو قائم رہنے کی ہمت ہی نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی باطل پرست ہمارے سامنے اور ہماری جماعت کے سامنے نہیں ٹھہرتا اور گفتگو سے انکار کر دیتا ہے۔ یہ آسمانی ہتھیار ہے جو کبھی کند نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۷)

بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں

توحید کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ شرک فی الاسباب کا بھی شائبہ باقی نہ رہے

ارشادات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا قرآن شریف میں بار بار اس کا ذکر ہوا ہے وحدہٗ لاشریک ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں نہ افعال الٰہیہ میں۔ سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کامل اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک انسان ہر قسم کے شرک سے پاک نہ ہو۔ توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو کیا باعتبار ذات اور کیا باعتبار صفات کے اور افعال کے بے مثل مانے۔ نادان میرے اس الہام پر تو اعتراض کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے لیکن اپنی زبان سے ایک خدا کا اقرار کرنے کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کی صفات دوسرے کیلئے تجویز کرتے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کو محی اور ممیت مانتے ہیں۔ عالم الغیب مانتے ہیں۔ الحی القیوم مانتے ہیں۔ کیا یہ شرک ہے یا نہیں؟ یہ خطرناک شرک ہے۔ جس نے عیسائی قوم کو تباہ کیا ہے اور اب مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے ان کے اس قسم کے اعتقادوں کو اپنے اعتقادات میں داخل کر لیا ہے۔ پس اس قسم کے صفات جو اللہ تعالیٰ کے ہیں کسی دوسرے انسان میں خواہ وہ نبی ہو یا ولی تجویز نہ کرے۔ اور اسی طرح خدا تعالیٰ کے افعال میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ دنیا میں جو اسباب کا سلسلہ جاری ہے بعض لوگ اس حد تک اسباب پرست ہو جاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ توحید کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ شرک فی الاسباب کا بھی شائبہ باقی نہ رہے۔ خواص الاشیاء کی نسبت کبھی یہ یقین نہ کیا جاوے کہ وہ خواص ان کے ذاتی ہیں بلکہ یہ ماننا چاہئے کہ وہ خواص بھی اللہ تعالیٰ نے ان میں ودیعت کر رکھے ہیں۔ جیسے تربد اسہال لاتی ہے یا سم الفار ہلاک کرتا ہے۔ اب یہ قوتیں اور خواص ان چیزوں کے خود بخود نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں رکھے ہوئے ہیں اگر وہ نکال لے تو پھر نہ تربد دست آور ہو سکتی ہے اور نہ سنکھیا ہلاک کرنے کی خاصیت رکھ سکتا ہے نہ اسے کھا کر کوئی مر سکتا ہے۔ غرض اسباب کے سلسلہ کو حد اعتدال سے نہ بڑھاوے اور صفات و افعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے تو توحید کی حقیقت متحقق ہو گی۔ اور اسے موحد کہیں گے۔ لیکن اگر وہ صفات و افعال الٰہیہ کو کسی دوسرے کیلئے تجویز کرتا ہے تو وہ زبان سے گو کتنا ہی توحید ماننے کا اقرار کرے وہ موحد نہیں کہلا سکتا ایسے موحد تو آریہ بھی ہیں جو اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں لیکن باوجود اس اقرار کے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ روح اور مادہ کو خدا نے پیدا نہیں کیا۔ وہ اپنے وجود اور قیام میں اللہ تعالیٰ کے محتاج نہیں ہیں گویا اپنی ذات میں ایک مستقل وجود رکھتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہو گا۔ اسی طرح پر بہت سے لوگ ہیں جو شرک اور توحید میں فرق نہیں کر سکتے ایسے افعال اور اعمال ان سے سرزد ہوتے ہیں یا وہ اس قسم کے اعتقادات رکھتے ہیں جن میں صاف طور پر شرک پایا جاتا ہے۔ مثلاً کہہ دیتے ہیں کہ اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو ہم ہلاک ہو جاتے یا فلاں کام درست نہ ہوتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ اسباب کے سلسلہ کو حد اعتدال سے نہ بڑھاوے اور صفات و افعال الٰہیہ میں کسی کو شریک نہ کرے۔

انسان میں جو قوتیں اور ملکات اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں ان میں وہ حد سے نہیں بڑھ سکتے مثلاً آنکھ اس نے دیکھنے کیلئے بنائی اور کان سننے کیلئے زبان بولنے کیلئے اور ذائقہ کیلئے۔ اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ کانوں سے بجائے سننے کے دیکھنے کا کام لے اور زبان سے بولنے اور چکھنے کی بجائے سننے کا کام لے۔ ان اعضاء اور قویٰ کے افعال اور خواص محدود ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات محدود نہیں ہیں اور وہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے غرض یہ توحید تب ہی پوری ہو گی جب اللہ تعالیٰ کو ہر طرح سے واحد لاشریک یقین کیا جاوے اور انسان اپنی حقیقت کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت سمجھ لے کہ نہ میں اور نہ میری تدابیر اور اسباب کچھ چیز ہیں۔

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب دعاؤں، نوافل، اور صدقات کے سلسلہ کو جاری رکھیں۔

لنڈن 13 ستمبر (ایم۔ٹی۔اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ آج حضور انور نے مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے متعلق اپنے سابقہ خطبات جمعہ کے سلسلہ کو جاری رکھا۔

قبل ازیں محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اپنے 10 ستمبر کے بلیٹن میں تحریر فرمایا تھا کہ:

"حضور کو جو چکر کی شکایت تھی اللہ کے فضل سے اس میں افاقہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام کمزوری ٹھیک ہو رہی ہے اور صحت دن بدن بہتر ہو رہی ہے۔ حضور اپنے روزمرہ کے جماعتی امور ادا فرما رہے ہیں اور باجماعت نمازوں کی امامت فرما رہے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ مقاصد عالیہ میں آپ کو فائز المرامی عطا فرمائے اور آپ کے دور سعید میں اسلام کو عالمگیر روحانی غلبہ نصیب ہو۔ آمین۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

سامانِ عبرت — پاکستانی حکمران!

حالیہ خبروں کے مطابق پاکستان کے سابق حکمران ذوالفقار علی بھٹو کی بیٹی بے نظیر بھٹو کے کاغذات نامزدگی موجودہ فوجی سربراہ نے مسترد کر دیئے ہیں۔اسی طرح ضیاء الحق کے منہ بولے بیٹے نواز شریف نے موجودہ الیکشن سے خود ہی اپنا نام واپس لے لیا ہے۔اس طرح دونوں سابقہ سربراہوں کے بقایا جات کا سیاسی کیرئر ایک لحاظ سے ختم ہو چکا ہے۔

اگرچہ خبروں کے مطابق ان ہر دو کی پارٹیوں نے اب مل کر موجودہ فوجی حکومت کے خلاف محاذ قائم کیا ہے لیکن امید نہیں کہ اپنی اپنی مفاد پرستیوں کو ترجیح دینے والے ان کے ممبران ایسا کر پائیں گے۔خبروں کے مطابق ضیاء الحق کے بیٹے اعجاز الحق نے ایک نئی پارٹی کی تشکیل دی ہے۔لیکن اس پارٹی کو پاکستانی عوام گھاس ڈالیں گے ایسا نہیں لگتا۔

پاکستانی حکمرانوں کی یہ بدقسمتی رہی ہے کہ جمہوریت کے جس ریت کے گھروندے کو وہ تعمیر کرتے ہیں چند سالوں بعد وہ زیر زمین ہو جاتا ہے۔نواز شریف نے اپنی اکثریت کے زمانہ میں یہ قانون پاس کروالیا تھا کہ کوئی صدر جمہوری حکومت کو ختم نہیں کر سکے گا۔لیکن افسوس کہ جمہوری حکومت تو درکنار خود اس کا اپنا وجود ہی پاکستان کی سیاست سے نابود ہو چکا ہے۔اور پھر وہی آرٹیکل 58-B کا بھوت اپنی قبر سے باہر آچکا ہے۔اور اب اکتوبر میں چنی جانے والی قومی اسمبلی (اگر چنی گئی) کو موجودہ فوجی سربراہ جب چاہے گا کالعدم قرار دے سکتا ہے۔یہ بات روحانی بصیرت رکھنے والے اور ہر نیک فطرت کے لئے باعث عبرت ہے۔!

پاکستانی حکمرانوں کو سوچنا چاہئے کہ یہ ان کے کونسے کئے کی سزا ہے ——— ؟!

دیوبندی اور پیغامی!

اس وقت پیغامیوں (منکرین خلافت) کا ایک ماہنامہ ''چودھویں صدی'' ہمارے سامنے ہے۔رسالے کی پیشانی پر لکھا ہے ''تحفظ ختم نبوت کا حقیقی داعی'' اور ٹائیٹل پیج کے صفحہ 2 پر لاہوری جماعت (یعنی پیغامی جماعت) کی پانچ امتیازی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے پہلی خصوصیت لکھی ہے کہ:-

''جس کا (یعنی لاہوری جماعت کا - ناقل) بنیادی عقیدہ ہے کہ شریعت کاملہ فرقان حمیدہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی پرانا ہی نازل ہوگا''
(ماہنامہ چودھویں صدی اگست 2002 ٹائیٹل پیج صفحہ 2)

اب سنیئے پیغامی یا لاہوری جماعت جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی و مسیح موعود اور مجدد صدی چہاردہم مانتی ہے نبوت کے متعلق ان کا فرمان کیا ہے۔آپ علیہ السلام اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی اور نبی بھی'' (حقیقۃ الوحی صفحہ 28 حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں:-

''میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے'' (نزول المسیح صفحہ 48)

پھر نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے'' (تجلیات الٰہیہ صفحہ 20)

پیغامی حضرات بتائیں کہ وہ کس منہ سے اپنے امام کے فرمان کو ٹھکرا کر اپنی پہلی اور بنیادی خصوصیت یہ قرار دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔اور کس قسم کی ختم نبوت کا تحفظ وہ کر رہے ہیں۔

پیغامیوں کا حال بالکل دیوبندیوں کی طرح کا ہے۔دیوبندیوں کے بزرگ بھی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نبی آجائے تو خاتمیت محمدیہ میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔اسی وجہ سے دیوبندیوں کے مخالفین باقی مسلم علماء دیوبندیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں بلکہ یہود و ہنود سے بھی بدتر سمجھتے ہیں۔لیکن وہ اپنے بزرگوں کی ناخلف اولاد خود کو پیغامیوں کی طرح تحفظ ختم نبوت کی ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔ملاحظہ فرمایئے بریلویوں کے واجب الاطاعت بزرگ جن کو وہ مجدد بھی مانتے ہیں دیوبندیوں کو کس لائن میں کھڑا کرتے ہیں آپ اپنے فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں

''کفر اصلی سے ارتداد بدتر ہے اور اس میں بھی ترتیب ہے کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت اور اس سے بدتر بُت پرستی اس سے بدتر وہابیت ان سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت'' (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ 153)

پیغامیوں کو سوچنا چاہئے کہ وہ بھی دیوبندیوں کی طرح تحفظ ختم نبوت کے حقیقی داعی بن کر کہیں اپنے بزرگ امام و مقتداء حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی ناخلف اولاد تو نہیں بن گئے؟!

غور کرو کہ مسلمانوں کو ناجائز طور پر خوش کرنے کے لئے تم کس مقام پر آ گئے ہو۔
خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے
توبہ کرو خدا کو کیا جواب دو گے؟

(منیر احمد خادم)

آپ کے خطوط ...... آپ کی رائے

اسلام کو سب سے زیادہ نقصان علماء نے پہنچایا ہے

اخبار 'بدر' 12 جون 2002ء شمارہ 24 میں ''مسلمان دنیا بھر میں تماشہ کیوں بنے ہوئے ہیں'' پڑھکر خاموش ہو گیا۔میری عمر 42 سال ہے۔میں ہوش سنبھالنے کے بعد سے 1.مرد...... 2.مسلمان ...... 3.ولی ان تین اشخاص کو ڈھونڈ رہا ہوں ابھی تک مجھے نہیں ملے۔جو قوم ساری دنیا میں انسانیت کا درس دینے آئی تھی سینکڑوں سالوں سے اسے بھلا بیٹھی ہے۔ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ ہمیں دوسروں سے کیا فائدہ پہنچتا ہے۔یہ نہیں سوچا کہ ہم سے دوسروں کو کیا فائدہ ملے گا۔احمدی قوم میں خلافت رہنے کی وجہ سے یہ قوم متحد ہے جس کے اثرات نمایاں طور پر ظاہر ہو رہے ہیں۔

اسلام کو جس قدر پڑھے لکھے علماء نے نقصان پہنچایا ہے اتنا ان پڑھ مسلمانوں سے نقصان نہیں پہنچا ہے۔اسی لئے تو اقبال نے کہا تھا کہ:- ع

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

(محمد سمیع اللہ خان باز صدر اردو ملاپ سوسائٹی شیموگہ کرناٹک)

مقالہ نویسی

تعلیمی سال 2002-03 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے **''اسلام بنی نوع انسان کو امن و سلامتی کا پیغام دیتا ہے''** کے عنوان کا انتخاب کیا ہے۔مقالہ لکھنے والے امیدواران کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ قرآن، احادیث شریف، روحانی خزائن اور تاریخ اسلام کے حوالہ جات کے ساتھ اپنا مضمون مرتب کریں۔مقالہ میں اول اور دوم آنے والے مقالہ نگاروں کو -/3500 اور -/1500 کا انعام علی الترتیب دیا جائیگا۔

احباب جماعت زیادہ سے زیادہ اس انعامی مقابلہ میں خود شامل ہوں اور اپنے تعلیم یافتہ بچوں کو بھی اس انعامی مقالہ میں شرکت کرنے کی تاکید کریں۔ارشاد ربانی رب زدنی علما کے مطابق ہر مسلمان کو تحصیل علم کیلئے ہر وقت کوشش کرنے کا حکم ہے جسکی ہمیں تعمیل کرنی چاہئے۔

موجودہ زمانہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کیلئے ہمیں اپنے علمی معیار کو بہت بلند کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی تعلیمات کو اخبارات اور رسائل میں شائع کر کے اسلام کی امن پسند تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔مقالہ کی شرائط درج ذیل ہیں:

☆ مضمون کم از کم 10000 دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا جو بزبان انگریزی، عربی، اردو، ہندی اور بنگالی میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں ہو۔

☆ مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔کسی مقالہ نویس کو اسکی از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں رکھی گئی ہے۔

مقالہ مورخہ 15-1-2003 تک نظارت کو بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

خطبہ جمعہ

اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔

رسول اللہ اُس کے نور کا پرتو ہیں اور ہماری تمام بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۹/اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۹/ظہور ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - اياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِآئْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾.(سورة الزمر:۷۰)

اور زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا اور سب نبیوں اور گواہی دینے والوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب تہجد پڑھتے تو یہ دعا کرتے: اے ہمارے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کو تُو ہی قائم رکھنے والا ہے، تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تُو ہی زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا ربّ ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تُو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، سب کا نُور ہے۔ تُو حق ہے۔ تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے میرے اللہ! مَیں تیری ہی فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لایا ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور اپنے تمام جھگڑے تیرے ہی حضور پیش کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی فیصلہ طلب کرتا ہوں۔ میری اگلی اور پچھلی، ظاہری اور پوشیدہ تمام خطائیں معاف فرما اور وہ خطائیں جنہیں تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری، کتاب التوحید)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَیں خدا کا بندہ اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ آدمؑ ابھی مٹی کی حالت میں تھے۔ مَیں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں اور وہ ہے میرے باپ ابراہیمؑ کی دعا، اور عیسیٰؑ کی میرے بارے میں بشارت، اور میری والدہ کی خواب جو اِنہوں نے دیکھی۔ نبیوں کی مائیں اسی طرح خوابیں دیکھا کرتی ہیں۔

عبدالأعلى بن هلال السّلمي نے بھی عرباض بن ساریہ سے یہی روایت کی ہے جس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ نے جب آپؐ کو جنم دیا تو انہوں نے ایک نُور دیکھا جس سے شام کے محلّات روشن ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل. مسند الشاميين)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا کا حقیقی نُور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔ اُس کے پہلے دنیا کیا تھی اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی؟ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے جس کے جواب میں کچھ دقّت ہو۔ اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لئے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اُس جناب عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے۔ اور اس سچے معبود کی عظمت اور تاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اُس ذوالجلال و قدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا۔ اور یہ ایک سچا فیصلہ ہے کہ اگر یہ انسان اور حیوان اور درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے جن میں سے ایک یسوع بھی تھا تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں تو وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیدنا محمد ﷺ نے مکہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔ وہ کیا دعویٰ تھا؟ وہ یہی تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اُس رسول مقبولؐ نے اس دعویٰ کو پورا کر کے دکھلا دیا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اُس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اِس صفت میں محمد ﷺ کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔...... اے سننے والو! سنو! اور اے سوچنے والو! سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہو گا اور وہ جو سچا نُور ہے چمکے گا۔" (تبليغ رسالت. جلد ششم. صفحه ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی ﷺ پر ایمان لاتا ہے اور آپؐ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپؐ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نُور جو آنحضرت ﷺ پر اُترتا ہے، اُس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے۔ تب چونکہ ظلمت اور نُور کی باہم منافات ہے، وہ ظلمت جو اُس کے اندر ہے، دُور ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا۔ اور پھر اس نُور سے قوت پاکر اعلیٰ درجے کی نیکیاں اُس سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الٰہی کا نُور چمک اٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت بکلّی دُور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس میں نُور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نُور پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی بھی اس کے دل سے کوچ کرتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نُور اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے لہٰذا ایمانی نُور اور گناہ کی تاریکی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔"

(ریویو آف ریلیجنز. جلد اوّل. نمبر ۵. صفحه ۲۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو

سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔" (چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۲۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (فارسی منظوم کلام میں سے) چند اشعار کا ترجمہ:

"اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔ رسول اللہ اُس کے نور کا پَر تو ہیں اور ہماری ساتھ بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ وہی سردار، سید اور جان کا نور محمد ہے جس کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی۔ اس کا دل نورانی اور ازلی ہے اور اس میں خدا کی عظمت اور شان چمکتی ہے۔ وہ شخص جس کا راہنما مصطفیٰ ہو، اُس کا نصیبہ بلندی میں آسمان تک پہنچتا ہے۔ وہ رسول معظم ہے جسے خدا نے صاف طور پر جہان کا چراغ فرمایا ہے۔ تو پھر کونسی چیز ہے جو تیری راہ میں بطور حجاب حائل ہے اور وہ کونسی اونچی دیوار ہے جو تیرے سامنے کھنچی ہوئی ہے۔ خدا کے نیک بندے ایسے بھی ہیں جن کے لئے خدا صبح و شام کو پیدا کرتا ہے۔ ان کے کلام میں اثر ہوتا ہے اور اُن کے چہروں سے توحید کا نُور ٹپکتا ہے۔ اگرچہ کہنے کو وہ خدا نہیں ہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہیں"۔

(اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۲۷۔ بتاریخ ۲۹/اپریل ۱۹۰۹ء)

پھر فرماتے ہیں:

"بے شک خدائے نگہبان نے اپنی بخشش کو کمال تک پہنچا دیا ہے مجھ پر فضل کرتے ہوئے پس مَیں بخشش کرنے والوں میں سے ہو گیا۔ مَیں بے ضرورت اور بے مقصد نہیں آیا بلکہ مَیں تپتی ہوئی زمین پر بارش برسانے والے بادل کی طرح آیا ہوں۔ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ اور آپؐ کے چشمے سے پلا ہوں اور غارِ حرا کے آفتاب سے مجھے نُور عطا کیا گیا ہے"۔ (انجام آتھم)

❀❀❀..........❀❀❀

خوب غور کر کے دیکھ لو کہ جو لوگ قادیان میں آتے ہیں ان کو یہاں سے ایک تعلق ہو جاتا ہے اور ان کی زندگیاں دوسروں کی نسبت بہت پاک ہوتی ہیں

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مضمون ۲ جولائی ۱۹۱۳ء کے الفضل میں تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرکز میں بار بار آنے اور امام کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کی جماعت کو تلقین کی ہے۔ باوجود اس کے کہ اس مضمون کو لکھے ہوئے 90 برس کا طویل عرصہ بیت چکا ہے لیکن اس کے باوجود یہ مضمون آج بھی اسی طرح تازہ ہے جس طرح آج سے 90 سال قبل تھا۔

احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس مضمون کے مندرجات کو غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہر نصیحت کی روشنی میں بار بار مرکز سلسلہ میں آ کر شعائر اللہ کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ دعا ہیکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہم میں ایک مامور مبعوث ہوا اور اپنی قوت قدسیہ اور گریہ و زاری اور دعاؤں سے اس نے آسمان کے مالک ذی العرش کے رحم کو ہم پر نازل کیا۔ اور ایسے ایسے فضل ہوئے کہ انکا گننا ہماری طاقت و قدرت سے باہر ہے۔ لوگوں نے اس مامور کے ماننے پر ہمیں کافر و مرتد قرار دیا۔ علماء کے فتووں نے ہمیں ان تمام گندے سے گندے القاب کا مستحق قرار دیا جو کہ ادنیٰ سے ادنیٰ گنہ گار سے گنہ گار انسان کیلئے عقل انسانی نے کبھی تجویز کئے ہیں۔ ہمارے قتل کو مباح ہی نہیں کیا گیا۔ ہم گردن زدنی ہی نہیں قرار دئے گئے بلکہ ہم کو قتل کیا گیا۔ رجم کا قرآن کریم میں ذکر نہیں اور حدیث میں بھی خاص ایک قسم کے زانی کیلئے اجازت اور حکم تھا مگر ہم کو رجم کیا گیا۔

یزید کی کہانی کو ہم تعجب سے سنا کرتے تھے، مگر ہم نے مساوات کو رجم ہوتا آنکھ سے دیکھا۔ اللہ اللہ اس زانی کا رجم جس کیلئے احادیث میں حکم ہے۔ افغانستان، ایران، عرب، شام، مصر، افریقہ، اور استنبول میں ترک کیا گیا مگر ہمارے رجم کا عمل درآمد ہوا۔ ہمارا مال لوٹ لینا جائز سمجھا گیا اور ہمیں دکھ دینا کارِ ثواب خیال کیا گیا۔ ہم سے بولنے چالنے، رشتہ داری اور ناطہ کے تعلقات قطع کئے گئے اور ہمارے سلام کا جواب دینے والے کو مرتد کا خطاب دیا گیا۔ اور بعض گدی نشینوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ جو احمدیوں سے ہمکلام ہو اس کی بیوی کی طلاق ہو جاتی ہے اور عوام الناس کو ایسا بہکایا کہ انہوں نے اپنے کنوؤں سے پانی لینے سے روک دیا اور بعض جگہ پر سقوں اور چوڑھوں کو روک دیا گیا کہ وہ احمدیوں کے پانی بھریں اور انکے مکانات کی صفائی کریں۔ دھوبیوں سے کہا گیا کہ وہ کپڑے دھونے سے انکار کر دیں اور ملازمین کو اکسایا گیا کہ وہ احمدی آقا کی خدمت سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور اس پر بس نہیں ہوئی بلکہ خدا کے گھر عبادت گاہ اللہ تعالیٰ کے نام لینے کی جگہ مساجد تک کا داخلہ ہمارے لئے بند کر دیا گیا۔ اور ومن اظلم ممن منع مسجد الله ان يذكر فيها اسمهٗ کو عملاً منسوخ کر دیا۔ خائفین ہو کر مسجدوں میں داخل ہونا ترک ہوا۔ اور یہ سب کچھ ہم میں سے اکثر نے برداشت کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ مصائب خدا کیلئے اور اس کے احکام ماننے کے سبب سے ان پر پڑ رہے ہیں اور یہ زبان حال سے اپنے تکلیف دینے والوں کو بھی کہتے رہے کہ قل يا اهل الكتب هل تنقمون منا الا ان امنا بالله وما انزل الينا وما انزل من قبل و ان اكثركم فسقون۔ ان مصیبت زدوں نے ہر دکھ اور تکلیف کو برداشت کیا لیکن خدا کے مامور کا انکار نہ کیا۔

لیکن یہ مشکلات جس غرض کیلئے ہم نے برداشت کیں تھیں وہ حاصل ہو گئی ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کی رضا، قرآن کریم کو بقدر طاقت دستور العمل بنانا، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع۔ اگر باوجود ان مصیبتوں کے ہم پھر بھی ویسے کے ویسے ہی ہیں اور ہمارے نفوس کی اصلاح نہیں ہوئی، وہی گند ہمارے دلوں میں مخفی ہیں جو پہلے تھے۔ شیطان نے ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا اور اسی طغیانی کی رو میں ہم بہے چلے جاتے ہیں جیسے فیج اعوج کے ظلماتی بادلوں نے خطرناک صورت میں ہر وادی میں جاری کر دیا ہے، اگر ہمارے علائق نفس ابھی تک کٹے نہیں تو بتاؤ ہم نے اس مامور کو ماننے سے بہ نسبت اوروں کے کس قدر ترقی کی۔ دنیا کی نظروں میں تو ہم پہلے ہی کافر بن چکے تھے۔ اور ہمارے دشمنوں نے تو ہمیں پہلے ہی بندۂ شیطان قرار دے کر طرح طرح کی مصیبتوں کے پہاڑ ہم پر گرا رکھے تھے۔ پھر خدا کی درگاہ سے بھی اگر یہی خطاب ہمیں ملے اور اس کے حضور میں بھی ہم گنہ گار ٹھہرے تو ہمارا ٹھکانا کہاں ہوگا۔ دنیا نے ہمیں دھتکار دیا ہے، اگر خدا نے بھی نعوذ باللہ ہم سے قطع تعلق کر لیا تو ہمارا کیا بنے گا۔ تمام انسانوں کی نظروں میں سے ہم گر گئے ہیں۔ اگر اس محبوب حقیقی نے بھی ہمیں دل سے نکال دیا تو ہمارے لئے کون سی جائے پناہ ہوگی۔ اگر ایسا ہوا تو ہمارا یہی معاملہ ہوگا کہ

"نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم"۔

ذرہ بتاؤ تو سہی اس صورت میں ہم سے زیادہ بدبخت کون ہو سکتا ہے۔ ہم سے زیادہ کون مستحق ہے کہ اس پر رویا جائے۔ اگر ہمارے اعمال درست ہوں اگر ہم خدا کے دربار میں بار پا جائیں تو یہ دنیا چیز ہی کیا ہے کہ اس کا غم کیا جائے۔ لیکن ان سب مصائب کے برداشت کرنے کے بعد بھی اگر وہ مالک ناراض رہے جو ہمارا خالق و مالک ہے تو ہم سے زیادہ بدقسمت کون ہوگا۔

اس لئے اپنے نفوس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ اور اپنے دلوں سے ہر قسم کے کینے اور بغض نکال دو کہ جس دل میں یہ بسیرا کرتے ہیں اسے ویران کر کے چھوڑتے ہیں اور جس آبادی میں آتے ہیں اسے برباد کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ کمزور ہوتے ہیں اور اپنی عادت سے مجبور۔ پس اگر کوئی ایسے لوگ ہوں جو اپنی نفسانی کمزوریوں کی وجہ سے اختلاف پیدا کرتے ہوں اور منصوبہ بازیوں سے مختلف جماعتوں میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہوں تو ایسے لوگوں کی صحبتوں سے بچو اور خوب سمجھ لو کہ اختلاف تنزل کی جڑ ہے۔ بدزبانی اور بدلگامی چھوڑ دو کہ ان سے لڑائی بڑھتی ہے۔ بعض لوگ اپنے جوشوں کو دبا نہیں سکتے اور جو منہ میں آتا ہے کہہ بیٹھتے ہیں اور بعد میں انہیں پچھتانا پڑتا ہے لیکن ان کے پچھتانے سے کیا بنتا ہے۔ اختلاف کا بیج جو تمام مصیبتوں کا اصل باعث ہے وہ بویا جاتا ہے۔ یہ تو ایک چھوٹا سا لفظ کہہ کر الگ ہو جاتا ہے لیکن ابتلاؤں کی آندھیاں قوم کو آ گھیرتی ہیں اور مصیبتوں کے بادل ٹوٹ پڑتے ہیں اور تباہی کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔ پس بدزبانی سے بچو اور کسی کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نہ کرو کہ اس سے قومی تفرقہ بڑھے کیونکہ قوموں میں تفرقہ ڈالنے والے خدا کے نزدیک ملعون ہیں۔ ہر ایک جو قطع رحمی کرتا ہے، ہر ایک جو کسی گھرانے میں فساد ڈلواتا ہے، ہر ایک جو کسی جماعت میں اختلاف کا باعث ہوتا ہے وہ خدا کے احکام کے ماتحت کاٹا جاتا ہے۔ پس وہ کام مت اختیار کرو جس میں خدا کو اپنا دشمن بنا لو۔ انسان کی دشمنی کی برداشت بھی مشکل

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

بیسویں صدی اور مذہبی دنیا

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ

شاعر مشرق سر محمد اقبال کے ان اشعار کی گونج اب تک سُنائی دے رہی ہے کہ:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

ان شہرت یافتہ اشعار کی طرح یہ مصرعہ بھی اپنی سحر آفرینی میں کوئی جواب نہیں رکھتا اور ہر صاحب نظر کو دعوت فکر دے رہا ہے کہ: ؎

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

اگر گردش ایام پیچھے دوڑ سکتی ہے تو یہ بھی فرض کیا جاسکتا ہے کہ سلطنتِ علم وقلم کا کوئی شہزادہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والی اس چودھویں صدی میں پہنچ جائے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل مبعوث ہوئے تھے۔ اور پھر۔ وہی شہزادہ تاریخ کے جھروکوں سے جھانک کر لفظوں کے کیمرہ کے ذریعہ اسکی فوٹو کھینچے اور پھر اس میں عالمی رنگ بھر دے تو (جدید ایجادات و ذرائع مواصلات سے قطع نظر) وہ ہو بہو بیسویں صدی عیسوی کی مذہبی دنیا کی تصویر دکھلائی دے گی کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے یہ خبر دے رکھی ہے کہ جو کچھ بنی اسرائیل پر گذرا وہی ماجرا میری امت پر بھی ہونے والا ہے بعینہ جیسے ایک جُوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے اور اُن میں باہمی کوئی تفاوت نہیں ہوتا (ترمذی حدیث حضرت ابن عمر) چنانچہ جنوبی ایشیا کے ایک عالم دین سید ابو بکر بن حسن شاہ آبادی نے آگرہ سے "غربت اسلام" کے نام سے 82 صفحات پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جسمیں مسلمانان عالم اور نام نہاد مسلم معاشرہ کے دردناک مناظر پیش کرتے ہوئے صفحہ 9 پر مندرجہ بالا حدیث کی عربی عبارت اور پھر اس کا ترجمہ دینے کے بعد اعتراف کیا کہ یہ حدیث اپنی تمام تر تفصیلات کے ساتھ پوری ہو چکی ہے۔

شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ کی حدیث مبارک

اس سے قبل مصنف نے صفحہ 7-6 پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ سیدنا حضرت علی بن ابی طالب کی ایک مرفوع حدیث (مندرجہ 'بیہقی') کا یہ ترجمہ لکھا ہے کہ:

"نزدیک ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آوے گا کہ اسلام کا فقط نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہے گا دگر بیچ مسجدیں آباد ہونگی یعنی ظاہر کے نمازی بہت ہوں گے لیکن ہدایت سے ویران ہونگی کوئی ان میں دین کی راہ نہ ہوگی۔ علماء ان کے ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے جو آسمان کے نیچے ہیں۔ انہیں کے پاس سے فتنہ نکلے گا اور انہی کے اندر پھر کر جائے گا...... یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے کیونکہ سارے امور مطابق ارشاد حضور کے واقع ہوئے اور ہم نے اپنی آنکھ و کان سے دیکھے سنے اور سب لوگ ہر روز دیکھتے سنتے رہتے ہیں۔ لیکن ہزار میں سے ایک کو بھی عبرت نہیں ہوتی۔"

اس خوفناک عالمی ماحول میں بیسویں صدی کا آغاز ہوا جس کے بعد دنیا کے ہر خطہ میں آباد مسلمانوں کا دینی زوال صدی کے اختتام تک کہاں تک پہنچ گیا؟ اس کا تصور کر کے بھی جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے اور روح کانپ جاتی ہے۔ ذیل میں صرف چند اقتباسات اس کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہوں گے۔

ہندوستان

ابوالحسن ندوی معتمد تعلیم ندوۃ العلماء لکھنؤ رکن عربی اکیڈمی دمشق لکھتے ہیں:-

" عالم اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا اس کے چہرہ کا سب سے بڑا داغ وہ شرک جلی تھا جو اُس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا۔ قبریں اور تعزیئے بے محابا پُج رہے تھے بدعات کا گھر گھر چرچا تھا...... یہ صورت حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے"

(قادیانیت صفحہ 219 مکتبہ دینیات۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 1959ء)

مصر

ریویو اکتوبر 1923ء میں مصر کے ایک نامہ نگار نے لکھا:

"اس جگہ علماء کی تعداد صرف ازہر سے تعلق رکھنے والوں کی 30 ہزار سے زیادہ ہے جن میں سے چودہ ہزار طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان علماء کے لشکر جرار کے ہوتے ہوئے مصر کی اخلاقی حالت دنیا کے سب ملکوں سے گری ہوئی ہے میں بانگ دہل کہتا ہوں کہ یہ علماء کا قصور ہے۔ چھوٹے بچے شراب پیتے ہیں اور کوئی منع نہیں کرتا...... اگر مصر کی شراب کو بہا دیا جائے تو یقیناً قاہرہ میں سیلابِ عظیم آجائے۔" (بحوالہ زجاجہ صفحہ 211-210 از سید طفیل حسین شاہ سالار والہ تالیف اپریل 1939ء)

ترکی

شیخ ضیاء الدین آفندی نے ترکی پارلیمنٹ میں بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ:

"اس وقت آستانہ میں ایک ہزار کے قریب شراب کی دوکانیں اور آٹھ سو ناچ گھر ہیں۔ میخواری عورتوں میں بھی رائج ہو چکی ہے لوگ مغربی رسم ورواج تہذیب کے دلدادہ ہیں۔"

(اخبار "مدینہ" بجنور یکم اپریل 1925ء بحوالہ زجاجہ صفحہ 212)

روس

اخبار "انقلاب" لاہور یکم جون 1930ء نے خبر دی کہ:

"روس میں...... تمام اسلامی کتب خانے تباہ کر دیئے گئے اگر کوئی سرکاری ملازم نماز پڑھے یا روزہ رکھے تو اسے ملازمت سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے...... عید کے موقع پر اشترا کی جمع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گندی گالیاں دیتے ہیں۔ مسجدوں کے قریب خنزیر قتل کئے جاتے ہیں سکولوں میں مسلمان طلباء کو خنزیر کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ حج کرنے کی سخت ممانعت ہے مذہبی جماعت کو تمام حقوق انسانیت سے محروم کر دیا گیا ہے اور اس میں قریباً 35 مسجدیں ہیں جن میں سے اکثر رقص گاہوں، کلبوں اور شراب خانوں میں منتقل کر دی گئی ہیں"

(بحوالہ زجاجہ صفحہ 214)

بربری الجزائر (مغرب اقصیٰ)

اخبار طوفان (لائل پور حال فیصل آباد) نے اپنی 27 ستمبر 1930ء کی اشاعت میں لکھا:

"الجزائر کے مسلمان عربوں پر فرانس کی وحشی حکومت نے جو جگر خراش اور روح فرسا مظالم ڈھائے ہیں ان کی مذہبی سیاسی، شہری حقوق کو جس بُری طرح ذبح کیا ہے ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسوقت تک حکومت فرانس نے قرآنی مدارس اور مسجدیں قانوناً بند کر دی ہیں۔ مسلمانوں کو زبردستی مرتد کیا جا رہا ہے اسلامی سکولوں کی بجائے مسیحی مشنری سکول کھولے جا رہے ہیں۔ مغرب اقصیٰ میں جسقدر محاکم شرعیہ قائم تھے ان پر قفل چڑھا دئے گئے ہیں"

(زجاجہ صفحہ 216-215)

سعودی عرب

جناب شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان لاہور کے قلم سے:

"مکہ کے لوگ سخت مزاج انتہائی بے ایمان جھوٹے اور دغاباز ہیں...... عربوں میں ایمان و اسلام کی خرابی حُکّام کی وجہ سے آئی ہے اور اب یہ خرابی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ نئی نسلیں توحید و رسالت سے ہاتھ اُٹھا چکی ہیں...... عرب خدا و رسول کی تعلیمات سے آزاد ہو کر برطانیہ کی سیاست، فرانس کی ثقافت، امریکہ کی دولت اور روس کی رفاقت کے باعث تباہ ہوئے ہیں...... عربوں کی شکلیں مسلمان ہیں عقلیں گمراہ ہو چکی ہیں"

("شب جائے کہ من بودم" صفحہ 90 تا 199 طبع دوم ناشر مکتبہ چٹان لاہور اشاعت 6 ستمبر 1971ء)

بیسویں صدی میں مسلمانان عالم کا دردناک نقشہ

پروفیسر علی حسن مظفر اپنی تازہ کتاب "اکیسویں صدی اور ہمارے علماء" کے صفحہ 67-268 پر رقمطراز ہیں:-

اوّل "آج عالم اسلام میں مسلمان خواہ اس کا کشمیر سے تعلق ہے فلسطین سے تعلق ہے۔ عراق سے تعلق ہے۔ فلپائن سے تعلق ہے یا بوسنیا سے تعلق ہے اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ اس کی تباہی صرف اسی لئے ہو رہی ہے کہ وہ طاقت ور ملکوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے کہیں ان کی عورتوں کی اجتماعی عصمت دری ہو رہی ہے، کہیں ان کے بچوں کو کتوں کے آگے ڈالا جا رہا ہے، کہیں ان کے بوڑھوں کو روندا جا رہا ہے اور کہیں ان کے نوجوانوں کو قتل کیا جا رہا ہے"

دوم "آج ہمارے گرد بھی موت منڈلا رہی ہے بلکہ سارے عالم اسلام کے گرد موت منڈلا رہی ہے کہیں انہیں بموں سے اُڑایا جا رہا ہے کہیں کلاشنکوفوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ کہیں انہیں ٹینکوں اور توپوں سے روندا جا رہا ہے"

سوم "میرے نزدیک یہ زوال پذیری مندرجہ ذیل چار عناصر کی وجہ سے ہے۔ 1۔ غلط روایات 2۔ متنازعہ فقہ 4۔ خانقاہی نظام۔ یہ وہ اربعہ عناصر ہیں جنکی وجہ سے آج پورا عالم اسلام تنزل اور تباہی کی زد میں ہے۔

(یہ کتاب فکشن ہاؤس 18 مزنگ روڈ لاہور نے 1998ء میں شائع کی ہے)

مشرق و مغرب میں فتنہ و فساد اور پیغمبر کا انتظار

اب آخر میں ایک مغربی مفکّر اور اسلامی ملکوں کے سیاح مارس انڈس کے تاثرات و مشاہدات مطالعہ کیجئے۔

"آج عرب دنیا سوئی ہوئی ہے اسے کسی محمد کی ضرورت ہے جو اسے نیا الہام دے کر حرکت میں لے آئے۔"

"دمشق، بیروت، بغداد، مکہ طہران قاہرہ اور ان کے ساتھ لنڈن اور واشنگٹن بھی ایک پیغمبر کے انتظار میں ہیں"۔

(رسالہ "نگار" بھارت جنوری فروری 1951 صفحہ 72 و 110)

درخواست دعا: خاکسار کئی قسم کی پریشانی میں مبتلاء ہے تمام پریشانیوں کے ازالہ اہل وعیال و بھائی بہنوں کی صحت وتندرستی درازیٔ عمر بچوں کے روشن مستقبل دینی و دنیاوی ترقیات اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے (اے۔ کے نذیر احمد عطار کالیکٹ)

چوبیس گھنٹے خدمت پر مامور ادارہ

ربوہ کا

فضل عمر ہسپتال

خدمت خلق کی ایک نادر مثال

ربوہ (پاکستان) میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام فضل عمر ہسپتال کا سنگ بنیاد 20 فروری 1956ء کو رکھا گیا۔ اور 21 مارچ 1958ء کو اس کا افتتاح عمل میں آیا۔ ابتداء میں یہ ہسپتال بے سروسامانی کی حالت میں شروع ہوا۔

ساڑھے سینتیس کنال زمین میں چند کمروں کی تعمیر سے اس کا آغاز ہوا۔ آج خدا کے فضل وکرم سے یہ ہسپتال ترقی کی منازل کی طرف بڑی تیزی سے قدم بڑھا رہا ہے تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ایک دن حقیقت کے روپ میں ڈھل سکے کہ:-

"خواہش یہ ہے اور دعا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہسپتال دنیا کا بہترین ہسپتال ہو۔ کارکنوں کے اخلاق کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ اپنے مریضوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں اور دوا پر انحصار نہ کرنے والے ہوں۔ اس لحاظ سے کہ غریب سے گہری ہمدردی پائی جاتی ہو۔ اس لحاظ سے بھی کہ فنی ماہرین بھی یہاں چوٹی کے جمع ہوں"

(الفضل 12 اپریل 1984ء)

ہسپتال میں بے شمار سہولتوں اور انتظامات میں شاندار بہتری کے باوجود حضور کے ارشاد کو پورا کرنے کی منزل ابھی دور ہے لیکن یقین ہے کہ ایک روز فضل عمر ہسپتال دنیا کا بہترین ہسپتال ہوگا۔

اس وقت ہسپتال فضل عمر میں درج ذیل شعبہ قائم ہیں۔

شعبہ میڈیسن

ڈاکٹر ضیاء اللہ سیال صاحب انچارج ماہر امراض دل اور ان کے ساتھ تین رجسٹرار ہیں

☆ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب امراض سینہ خصوصاً ٹی بی کے انسداد کے لئے مقرر ہیں۔

☆ڈاکٹر منور احمد بٹ صاحب ICU/CCU کے انچارج اور ذیابیطس کے علاج پر ریسرچ کر رہے ہیں۔

☆ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ریٹائرمنٹ کے بعد دو دن سوموار اور منگل کو فضل عمر ہسپتال میں اعزازی طور پر کام کر رہے ہیں۔ یہ Gastroscopy اور Echo-Cardiography میں مہارت رکھتے ہیں۔ اس طرح نظام ہضم، معدہ کا اندرونی معائنہ اور علاج کرتے ہیں اور Echo دل کا معائنہ اور الٹرا ساؤنڈ ہوتا ہے۔ دل کے چیمبر کا سائز، حرکت، دیوار کی موٹائی اور خون کی نالیوں کا سائز دیکھا جاتا ہے۔

☆مکرم ڈاکٹر بریگیڈیر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل، ہر ماہ دل کے مریضوں کے معائنہ اور علاج کے لئے ایک دن ہسپتال آتے ہیں۔

☆دل کی کارکردگی معلوم کرنے کے لئے ایک جدید مشین Exercise Tolerance Test ہے۔ یہ بیک وقت 8 پیرامیٹر ریکارڈ کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک Halter سسٹم بھی ہے جو مریض کو لگا دیا جاتا ہے اور 24 گھنٹے میں ای سی جی ریکارڈ ہو جاتا ہے۔ اس ریکارڈ کو ای ٹی ٹی مانیٹر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اور کبھی کبھی پیدا ہونے والی خرابیاں معلوم کی جاتی ہیں۔

ICU/CCU دل کے مریضوں کے علاج اور انتہائی توجہ دیئے جانے والے ہر بیڈ کے ساتھ مانیٹر اور آکسیجن دینے اور Suction کی سہولت دی گئی ہے۔ یہ حصہ ایئر کنڈیشنڈ ہے۔

شعبہ بچگان

بچوں کے لئے علیحدہ شعبہ بنایا گیا ہے۔ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب ماہر امراض بچگان ہیں۔ بچوں کے لئے ایک الگ ICU/CCU قائم کیا گیا ہے۔ اب نوزائیدہ بچوں اور کم عمر میں پیدا ہونے والوں (Premature) کی دیکھ بھال کے لئے نئی مشینیں نصب کی گئی ہیں۔

شعبہ سرجری

یہ شعبہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب سرجیکل سپیشلسٹ کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔ اس میں دو آپریشن تھیٹر ریکوری Bay ہے۔ ہڈیوں کی مرمت کے لئے خصوصی سہولت میسر ہے۔ دو اینستھیزیا رجسٹرار اور تین دوسرے رجسٹرار مریضوں کو آپریشن سے پہلے اور بعد کی نگہداشت کرتے ہیں۔

ایمرجنسی حادثات کے لئے نئے تھیٹر کا ڈیزائن تیار کیا گیا ہے۔ جس میں بیک وقت تین چار مریضوں کی دیکھ بھال ہو سکتی ہے۔ آپریشن تھیٹر میں نئے آلات منگوائے گئے ہیں۔

Lapcoli آلہ کے ذریعے آدھے انچ سوراخ سے آلہ داخل کر کے پیٹ کا مکمل معائنہ کیا جا سکتا ہے اور پتہ کا آپریشن بھی کیا جاتا ہے۔ ایسے آپریشن کے بعد مریض دوسرے دن صحت یاب ہو کر گھر جا سکتا ہے۔

شعبہ آنکھ

آنکھ کے آپریشن کے لئے فیکولائز Phaecolysis مشین آئی ہے۔ اب آنکھ کا آپریشن 5 ملی میٹر سوراخ سے ہو سکتا ہے۔ خراب لینس الٹرا ساؤنڈ سے توڑ کر Suction سے نکالا جاتا ہے اور نیا Flexible Lense چھوٹے سوراخ سے داخل کیا جاتا ہے۔ مریض آپریشن کے بعد تندرست ہو کر اسی دن گھر جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیلشٹ ہیں۔ اور ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم صاحب آئی سپیشلسٹ بھی وقت دیتے ہیں۔

شعبہ E.N.T

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین ایوبی صاحب ای این ٹی سپیشلسٹ ہیں۔ ناک، کان اور گلے کے آپریشن کے لئے جدید آلات منگوائے گئے ہیں۔

شعبہ گائنی (Gynae)

مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں ملک صاحبہ گائنی سپیشلسٹ کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے اس شعبہ میں تین گائنی رجسٹرار معاون ہیں۔ ہر قسم کے آپریشن اور ڈیلیوری مع لیبر روم، ریکوری روم اور اینٹی نیٹل اور پوسٹ نیٹل وارڈ ہیں۔ Hysteroscop سے اندرونی معائنہ رحم اور علاج کیا جاتا ہے۔ نوزائیدہ بچے جو خصوصی نگرانی چاہتے ہیں بچہ وارڈ کے ICU/CCU میں رکھے جاتے ہیں۔ کم میعاد میں پیدا ہونے والے بچوں کا علاج اور Exchange بلڈ ٹرانسفیوژن کا انتظام ہے۔ نیز فیملی پلاننگ Fertility کلینک (یعنی جن کے بچے نہیں ہوتے ان کا معائنہ اور علاج) بھی موجود ہے۔

شعبہ ڈینٹل

علاج دندان کے لئے نئی ڈینٹل چیئر ہے۔ دندان سازی کا کام کیا جاتا ہے۔ ایک ڈینٹل سرجن ایک ٹیکنیشن اور ایک نرس متعین ہے۔

شعبہ لیبارٹری

یہاں ہر قسم کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر محمد عامر خاں صاحب انچارج ہیں۔ Hepatits بی اور سی نیز Thyroid الائزا مشین سے ہارمون ٹیسٹ کئے جاتے ہیں یہ سروس 24 گھنٹے مہیا ہے۔ باہر سے ڈاکٹر صاحبان جو بھی ٹیسٹ کرانا چاہیں وہ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں Histology کے لئے لاہور کی لیبارٹری اور آغا خان لیبارٹری سے رابطہ ہے۔

ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ

اس شعبہ کے انچارج مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب ہیں۔ دو بڑی ایکسرے مشینیں ہیں اور دو Portable ایکسرے مشینیں وارڈ میں جا کر ایکسرے لینے کے لئے موجود ہیں۔ ایک ڈینٹل ایکسرے مشین بھی ہے۔ Developing کے لئے بھی ایک آٹومیٹک مشین ہے۔

الٹرا ساؤنڈ جدید ترین ہے اس کے ساتھ ایک Echo یونٹ بھی ہے جس سے اندرونی اعضا کا معائنہ پتھری گردہ یا پتہ دیکھی جاسکتی ہے۔ ECho دل کے تفصیلی معائنہ کا کام دیتی ہے۔ پرائیویٹ رومز گراؤنڈ فلور پر ہیں۔ ایک چار بیڈ کا سپیشل پرائیوٹ وارڈ ہے ایک وی آئی پی روم اور دو پروئیویٹ رومز بالائی منزل میں ہیں۔ ایمبولینس سروس چوبیس گھنٹے ہے۔

فارمیسی

فارمیسی ہسپتال کے اندر قائم ہے جہاں سے چوبیس گھنٹے دوائی مل سکتی ہے۔ یہ ربوہ میں دن رات کھلی رہنے والی فارمیسی ہے۔ دیگر اہالیان اور ڈاکٹر صاحبان اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ہسپتال کے مریضوں اور ان کے لواحقین کے لئے پبلک کال آفس احاطہ ہسپتال میں گیٹ کے پاس قائم ہے۔

ان تمام شعبوں کا نسبتاً تفصیلی تعارف ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

شعبہ میڈیسن

ہسپتال کے زیادہ تر مریض اسی شعبے میں آتے ہیں۔ عام بیماریاں دل، جگر، معدہ، بلڈ پریشر، شوگر وغیرہ کا علاج یہیں ہوتا ہے۔ اس شعبے میں ای ای جی کی ایک اہم سہولت ہے۔

ای۔ٹی۔ٹی

Exercise Tolerance Test

اس مشین کے ذریعہ دل کے بہت سے امراض کی تشخیص کی جاتی ہے۔ نیز مرض کی شدت معلوم کرنے کے لئے نہایت مفید ٹیسٹ ہے۔

مریض کو مشین پر آہستہ آہستہ چلا کر اس کے بلڈ پریشر اور دل کی رفتار کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ہسپتال کے پاس اس وقت جو مشین موجود ہے وہ انتہائی جدید خودکار اور کمپیوٹرائزڈ ہے۔ اکثر اوقات یہ ٹیسٹ دل کی Angiography کا وقت متعین کرنے میں بھی

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

شورت میں مجلس انصار اللہ کشمیر کا پانچواں صوبائی اجتماع

مجلس انصاراللہ کا دوروزہ پانچواں سالانہ صوبائی اجتماع ۱۰ اگست کو شورت میں منعقد ہوا۔ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت کشمیر کی صدارت میں کاروائی شروع ہوئی۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایتو ناظم انصار اللہ کشمیر نے انکی معاونت فرمائی محترم مولوی عبدالسلام صاحب انور کی تلاوت و ترجمہ کے بعد محترم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ محترم نعمت اللہ صاحب آسنور نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ محترم بشارت احمد ڈار صاحب صدر جماعت آسنور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔ پھر ایک خاتون حاجی صاحبہ کی گلپوشی کی گئی۔ اسکے بعد محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل زعیم انصار اللہ شورت نے خلفائے کرام کے ارشادات انصار اللہ کے متعلق سنائے۔ اسکے بعد محترم عبدالعزیز صاحب ڈار صدر جماعت شورت نے اپنی تقریر میں انصار کی تعریف بیان فرمائی۔ اسکے بعد محترم غلام نبی ناظر صاحب نے اپنی نظم انصار اللہ کے متعلق سنائی۔ پھر محترم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء نگران مالی امور کشمیر کی تقریر ہوئی جسمیں انہوں نے تربیتی امور کے علاوہ مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اسکے بعد محترم عبد الرحمٰن ایتو صاحب ناظم، انصار اللہ کشمیر کی تقریر ہوئی۔ انہوں نے انصار کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ فرمایا۔ اسکے بعد محترم نذیر احمد صاحب ٹیلر آف قادیان نے چند ایمان افروز واقعات سنائے۔ محترم سید امداد علی صاحب نے پر جوش تقریر فرمائی۔ اور پھر عزیزم محمود احمد عارف نے خاکسار کی نظم خوش الحانی سے سنائی۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا اور اپنے مخصوص اور دلنشیں انداز میں سامعین کو تربیتی امور کی طرف متوجہ فرمایا۔ سوا آٹھ بجے شام نماز مغرب وعشاء جمع ہوئیں اور پھر مہمانان کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ دوسرے روز ۱۱ اگست کو اجتماع کی شروعات تہجد کی نماز سے ہوئی۔ تہجد کی نماز مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقف جدید ناصر آباد نے پڑھائی۔ محترم امیر صاحب کشمیر نے فجر کی نماز پڑھائی۔ دونوں نمازوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے خصوصاً دعائیں مانگی گئیں۔ نماز کے بعد محترم سید امداد علی صاحب نے درس قرآن و حدیث دیا۔ آٹھ بجے صدر صاحبان، زعیم صاحبان انصار اللہ، معلمین و مبلغین کرام، قائدین صاحبان نگران داعین الی اللہ و داعی الی اللہ صاحبان کی میٹنگ زیر صدارت محترم امیر صاحب ہوئی۔ محترم ناظم صاحب انصار اللہ کشمیر نے انکی معاونت فرمائی اور محترم سید امداد علی صاحب نے تلاوت کی۔ میٹنگ میں انصار اللہ کشمیر کے تعلق سے کئی امور پر بحث ہوئی۔ یہ میٹنگ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔ میٹنگ کی خاص بات یہ تھی کہ مجالس انصار اللہ شورت ناصر آباد اور رشی نگر کے زعیم صاحبان نے سال بھر کی کارکردگی پیش کی جسے سراہا گیا اور باقی مجالس کو تاکید کی گئی کہ وہ بھی آئندہ سال اپنی کارکردگی انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں پیش کریں۔ میٹنگ کے اختتام پر محترم امیر صاحب کشمیر نے دعا کروائی۔ اسکے بعد مہمانان کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اسطرح یہ دوروزہ انصار اللہ کشمیر کا سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع سے کئی روز پہلے مسجد احمدیہ شورت اور اسکے ارد گرد رستوں اور صحن کی صفائی کروائی گئی تھی۔ دیواروں پر احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات لکھی گئی تھیں۔ اجتماع گاہ کے باہر رجسٹریشن اور بک سٹال کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ شورت کے احباب، مستورات، خدام، اطفال و ناصرات نے دن رات لگن اور شوق سے اس بابرکت اجتماع کیلئے کام کیا اللہ تعالیٰ انہیں بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(بشیر احمد زائر نائب ناظم انصار اللہ کشمیر)

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کے تحت جلسہ یوم امہات

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کو 18 اگست کو جلسہ یوم امہات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ مومن منزل سعید آباد میں صبح 11:30 بجے ہوا۔ خاکسارہ نے جلسہ کی صدارت کی۔ عزیزہ امتہ الشافی کی تلاوت و ترجمہ کے بعد محترمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ نے عہد نامہ لجنہ اماء اللہ دہرایا۔ اور محترمہ فوزیہ ضیاء صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترمہ صبیحہ ظفر صاحبہ نے عورتوں کو حضرت مصلح موعودؓ کی نصائح پڑھ کر سنائیں۔

خاکسارہ نے "بدرسومات سے بچنے کیلئے احمدی خواتین کی ذمہ داریاں" کے عنوان کے تحت تقریر کی۔ محترمہ شائستہ نیلوفر صاحبہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نے "بچوں کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں" کے تحت روشنی ڈالی۔ لجنہ کیلئے کھیلوں کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا ممبرات نے بہت ذوق و شوق سے اسمیں حصہ لیا۔ حیدرآباد کے مختلف حلقہ جات کی طرف سے کھانے پینے کی چیزوں کے اسٹال لگائے گئے تھے۔ جس سے ممبرات نے بہت لطف اٹھایا۔ آخر میں حضور انور کیلئے دعا کی تحریک کی گئی۔ اور لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی طرف سے دو بکرے صدقہ کئے گئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(مریم عظیم صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد)

قادیان میں واقفین نو کا جلسہ

۲۰ اگست کو بعد نماز مغرب عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں واقفین و واقفات نو کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم محترم منیر احمد صاحب وکیل الاعلیٰ قادیان منعقد ہوا۔ جس میں بچوں کے علاوہ ان کے والدین بھی شامل تھے۔ عزیز فاتح احمد کی تلاوت اور عزیز کامران کی نظم کے بعد محترم مولوی عبدالمومن صاحب راشد نے وقف نو کی تحریک کے ثمرات بیان کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم صدر جلسہ نے بعض ضروری امور کی طرف والدین اور بچوں کو توجہ دلائی اور انکی ذمہ داریوں سے انہیں مطلع کیا۔ پردے کی رعایت سے مستورات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

(عاشق حسین گنائی سیکرٹری تربیت وقف نو قادیان)

بھارت کی لجنات اماء اللہ کے تحت جلسہ سیرت النبی ﷺ

☆ **لجنہ اماء اللہ کٹک:** محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کٹک تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ 16 جون 2002 کو لجنہ اماء اللہ کٹک نے محترمہ امتہ القدوس صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جسمیں تلاوت و نظم کے بعد لجنہ و ناصرات نے تقریریں کیں۔

☆ **لجنہ اماء اللہ بنارس:** محترمہ کائنات ثمر جنرل سیکرٹری لجنہ بنارس تحریر کرتی ہیں کہ لجنہ بنارس نے محترمہ نصیرہ ظفر صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت مورخہ 1 جون کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد 5 تقاریر لجنہ و ناصرات نے کیں۔ اس جلسہ میں 9 غیر از جماعت ممبرات نے بھی شرکت کی۔

☆ **لجنہ اماء اللہ بھدرک:** محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ بھدرک تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ 02-5-27 کو مسجد احمدیہ بھدرک میں لجنہ و ناصرات نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ جسمیں تلاوت قرآن کریم، عہد نامہ و نظم کے بعد چند تقاریر ہوئیں۔

☆ **لجنہ اماء اللہ یادگیر:** محترمہ نصرت فضل ہوڈری صاحبہ صدر لجنہ یادگیر تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ 02-6-7 کو لجنہ یادگیر کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد 5 تقاریر ہوئیں۔ آخر میں جلسہ میں شامل ممبرات کی چائے سے تواضع کی گئی۔

☆ **لجنہ اماء اللہ محبوب نگر:** مکرمہ یاسمین لئیق صاحبہ جنرل سیکرٹری رقمطراز ہیں کہ لجنہ اماء اللہ محبوب نگر کے زیر اہتمام لجنہ و ناصرات نے مورخہ 8 جون بعد نماز عصر جلسہ کیا۔ تلاوت قرآن کریم با ترجمہ عہد نامہ اور نظم خوانی کے بعد سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر ممبرات نے تقاریر کیں۔ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ سے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ اور 4 ممبرات نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کے بعد محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ محبوب نگر نے جلسہ میں شرکت کرنے والی ممبرات کو دوپہر کا کھانا کھلایا۔

☆ **لجنہ اماء اللہ حیدرآباد:** محترمہ مریم عظیم صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ 02-7-7 کو لجنہ حیدرآباد نے جلسہ سیرت النبی ﷺ محترمہ فہمیدہ رشید صاحبہ آف لندن کی زیر صدارت منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم، حدیث اور حمد باری تعالیٰ کے بعد چند تقاریر آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ہوئیں۔ جلسہ کے بعد لجنہ، ناصرات والاطفال میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اسی طرح حیدرآباد کے حلقہ جات میں لجنہ اماء اللہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاسز لگائی گئیں۔ کلاس کا افتتاح ہونے کے بعد ممبرات میں نصاب تقسیم کیا گیا۔ اسی دوران تین تربیتی تقاریر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیسٹ بھی سنائی گئی۔

(منجانب دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت)

جماعت احمدیہ کاماریڈی کے تحت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

11 اگست کو بعد نماز ظہر و عصر مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت چندہ پور و کاماریڈی (ضلع نظام آباد آندھرا) کے زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کی کاروائی مشن ہاؤس میں عمل میں آئی۔ جلسہ میں شرکت کرنے کیلئے حیدرآباد سے 7 خدام اور 3 لجنہ پر مشتمل ایک وفد تشریف لایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ جلسہ میں احباب کی حاضری 65 تھی۔ صدر جلسہ کے علاوہ مکرم عظمت اللہ صاحب قائد صوبائی اور مکرم مولانا محمد کلیم خان صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد مہمانان خصوصی کے طور پر اسٹیج پر رونق افروز ہوئے۔

مکرم غلام محمد صاحب کی تلاوت و ترجمہ کے بعد مکرم محمد عطاء اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چندہ پور و کاماریڈی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ مکرم محمد معین الدین خان صاحب نائب صدر چندہ پور و کاماریڈی، مکرم محمد جمیل صاحب، خاکسار محمد حبیب اللہ شریف سرکل انچارج نظام آباد، مکرم سلطان محمد الہ الدین صاحب نائب صوبائی قائد، محترم مولانا محمد کلیم خان مہمان خصوصی و مبلغ انچارج حیدرآباد نے تقریریں کیں۔ صدر اجلاس نے دعوۃ الی اللہ کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے نو مبایعین کی تربیت پر زور دیا۔ اور احباب جماعت کو نصیحتیں کیں۔ دوران جلسہ مکرم محمد عرفان اللہ صاحب، مکرم منیر احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔

آخر میں صدر اجلاس نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ میں احباب جماعت کے علاوہ نو مبایعین بھی شامل تھے۔ مستورات کیلئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ بعد جلسہ حاضرین کی شیرینی و چائے سے تواضع کی گئی۔ جلسہ کے بعد صوبائی قائد مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک میٹنگ ہوئی۔

(محمد حبیب اللہ شریف سرکل انچارج نظام آباد۔ آندھرا)

﴿اعلان نکاح﴾

خاکسار کے بیٹے عبدالصمد کا نکاح عزیزہ مبارکہ بیگم بنت مکرم مبارک علی صاحب چودھری آف کینیڈا کے ساتھ مبلغ دس ہزار ڈالر حق مہر پر 01-8-11 بعد نماز مغرب کینیڈا میں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ نے پڑھا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/1000)

(عبدالحی کٹو صدر جماعت ہبلی)

جماعت احمدیہ ماریشس کے
جلسہ سیرت النبی ﷺ کا بابرکت انعقاد

(محمد اقبال باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ ماریشس)

مورخہ ۲۰ر تا ۲۶ر مئی منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ کے ہفتہ میں حسب ہدایت مکرم امیر صاحب مختلف جماعتوں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر مبنی مختلف پروگرامز منعقد کئے اور مختلف طریقوں سے اپنی محبت وفدائیت رسول ﷺ کا اظہار کیا۔ فالحمد للہ۔

مرکزی جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد امسال ایم۔جی۔آئی۔ہال موکا (M.G.I.Hall Moka) میں کیا گیا تھا۔

ٹھیک دو بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد کریولی میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ پھر صدر مجلس نے جلسہ کی غرض وغایت اور برکات کی وضاحت کی اور پھر معزز مہمانوں کے خطابات شروع ہوئے۔

☆...... ہندوؤں کے مشہور لیڈر جناب پنڈت رام چرن صاحب نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالہ سے خطاب کیا۔

☆...... غیر سرکاری تنظیم ماکوس (Macos) کے صدر جناب ڈاکٹر ساتش بولیل صاحب نے آنحضرت ﷺ کی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے سب حاضرین کو رواداری کی طرف توجہ دلائی۔

☆...... اینگلیکن بشپ آف ماریشس Ian Ernest نے بھی آنحضرت ﷺ کی مذہبی رواداری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دہشت گردی کی تعلیم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی نہیں۔

☆...... مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس نے اپنے خطاب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کر کے حاضرین کو اس کامل نمونہ کی پیروی کی نصیحت کی۔

آخر پر صدر مجلس محترم موسیٰ توجو صاحب نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یوں یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

جلسہ میں شرکت کرنے والے احمدی احباب کی تعداد ۱۳۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

درخواست دعا

محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب سابق مبلغ انچارج کیرلہ ایک عرصہ سے پیرانہ سالی کے عوارض میں مبتلا ہو کر فریش ہیں۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دیرینہ مخلص خادم دین کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور تمام جسمانی عوارض سے شفا عطا فرمائے۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

◉ مکرم شیخ طارق جاوید صاحب آف ایمسٹرڈم ہالینڈ اپنے کاروبار میں ترقی حصول رضائے الٰہی والدہ صاحبہ کی تندرستی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مظفر احمد نگران دعوۃ الی اللہ راجستھان)

◉ مکرم محمد معین الدین خان صاحب جماعت احمدیہ چندہ پور کی لڑکی مسماۃ زرینہ بیگم کو بیک وقت دو لڑکے تولد ہوئے ہیں جس میں سے ایک لڑکا پیدائش سے قبل ہی وقف نو میں شامل ہے اور جس کا نام حضرت امیر المومنین نے حنان تجویز فرمایا ہے۔ دونوں بچے کمزور ہیں۔ دونوں کی صحت وسلامتی ودرازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ و نیز معین الدین صاحب کی دوسری لڑکی کو عرصہ 8 سال کے بعد اولاد ہو رہی ہے اس کی صحت وسلامتی واسانی سے فارغ ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب بھی سخت بیمار رہنے کے بعد اب روبصحت ہیں ان کی بھی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (بشارت احمد جماعت احمدیہ چندہ پور کا ماریڈی)

● خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم عبدالکریم ایک سال کا ہو چکا ہے۔ جسم کے مطابق قد بہت چھوٹا ہے۔ اور سر بھی بہت بڑا ہے۔ اور وہ اپنی گردن بھی سیدھی نہیں کر پاتا۔ اس حالت میں اس کی زندگی خطرہ میں ہے۔ اس کی کامل شفایابی صحت وسلامتی والی درازی عمر کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت ۲۰۰ روپے (محمد فضل الکریم ملا بنگلہ دیش)

○ خاکسار کی بیٹی عزیزہ فائزہ رشید نے اس سال میٹرک میں فرسٹ ڈویژن کے ساتھ کامیابی حاصل کی ہے۔ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو مزید دینی دنیاوی نمایاں ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (محمد رشید صدیقی کانپور)

ولادت

مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب لون ناصر آباد کشمیر کو خدا تعالیٰ نے اولاد نرینہ سے نوازا ہے۔ ولادت عید الفطر کو ہوئی۔ بچہ مکرم حاجی مالک احمد صاحب ظفر کا پوتا اور شوکت علی صاحب گورکھپور کا نواسا ہے۔ بچہ کی صحت وسلامتی اور نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/100 روپے۔

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

سیرالیون کے قومی تجارتی میلہ میں
احمدیہ بکسٹال

(خوشی محمد شاکر ۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں ۲۳ تا ۲۸ر اپریل ۲۰۰۲ء کو National Trade Fair & Exhibition کا انعقاد ہوا۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے بھی ایک بکسٹال لگانے کا انتظام کیا گیا۔

یہ قومی تجارتی میلہ اور نمائش مشہور ومعروف عمارت .U.E بلڈنگ کے صحن میں منعقد ہوا۔

بکسٹال کو مختلف رنگ برنگی جھنڈیوں اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (مع انگریزی ترجمہ) اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (مع انگریزی ترجمہ) نیز دوسرے اسلامی بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے صرف یہی بکسٹال اسلام کی نمائندگی کر رہا تھا۔ باقی تمام سٹالز اپنی اپنی کمپنیوں اور اشیاء کی مشہوری کرنے میں مصروف تھے۔

اس قومی میلہ اور نمائش کا افتتاح ۲۳ر اپریل ۲۰۰۲ء کو سربراہ مملکت مکرم الحاجی احمد تیجان کابا صاحب نے خود تشریف لا کر کیا اور تمام سٹالز پر گئے۔ وہ احمدیہ بکسٹال پر بھی تشریف لائے تو خاکسار نے مختصر طور پر پیغام حق پہنچاتے ہوئے دو کتب "Life of Muhammad" اور مینڈے زبان میں قرآن کریم تحفۃً پیش کیا جسے انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے قبول کیا۔

ہمارے بکسٹال پر قرآن کریم، تفسیر القرآن، کتب احادیث کے علاوہ تقریباً ہر قسم کا اسلامی لٹریچر انگریزی، فرنچ اور چینی زبان میں موجود تھا۔

سیرالیون میں چھپنے والا انگریزی اخبار "The African Crescent" اور 'اک حرف ناصحانہ' کا انگریزی ترجمہ "A Crisis of Conscience" مفت تقسیم کے لئے موجود تھے۔ جو بھی کتب خریدنے آتا ہم اسے یہ کتب بطور تحفہ پیش کرتے۔ اس اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لوگوں کی خاص توجہ کا باعث بنی ہوئی تھی۔ دوسرے اس اخبار میں مکرم امیر صاحب کے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی اور آنے والے امام مہدی علیہ السلام کی نشانیاں بیان کر کے یہ بتایا گیا تھا کہ جو آنے والا تھا وہ آچکا ہے اور وہ یہ ہیں یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام۔ اس عرصہ کے دوران اس کی پانچ صد کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔

مذہبی شغف رکھنے والے ہمارے بکسٹال پر ضرور آتے۔ لوگ مختلف گروپوں میں آتے اور سوالات پوچھتے اور خاکسار ان کا جواب دیتا۔ اس طرح اس عرصہ کے دوران کوئی پینتالیس (۴۵) گروپ آئے جن کے افراد کی تعداد ۳۰۰ سے زائد تھی۔

۲۷ر اپریل کو ہم نے بکسٹال پر لاؤڈ سپیکر لگایا اور سارا دن اور رات گئے تک انگریزی اور کریول زبان میں جماعت احمدیہ کا تعارف اور تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

جماعت احمدیہ کیا ہے؟ سیرالیون میں جماعت کب آئی، جماعت احمدیہ کی خدمات اور سیرالیون کے لئے جماعت احمدیہ مستقبل میں کیا کرے گی۔ یہ سوالات تھے جن کے خاکسار نے لاؤڈ سپیکر پر جوابات دئے اس طرح لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ایک ہزار سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچا۔

قرآن کریم انگریزی، فرنچ کے علاوہ زیادہ تر فروخت ہونے والی کتاب نماز مترجم انگریزی اور یسرنا القرآن تھے۔ اس موقعہ پر پانچ لاکھ تین ہزار لیونز کی کتب فروخت ہوئیں۔

اس سٹال کے لئے جماعت کے اکثر احباب نے بہت تعاون کیا۔ خاص طور پر مکرم سعید بدرج صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت اور دو خدام مکرم جبریل احمد صاحب آف نیو انگلینڈ اور محمد عبداللہ صاحب آف کونگو برج، فری ٹاؤن خاص طور پر دعا کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

﴿تقریب یوم آزادی﴾

15-8-02 کو میونسپل کمیٹی قادیان (بلدیہ) کے وسیع میدان میں جشن آزادی پوری شان وشوکت سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر پرچم کشائی کی رسم جناب سردار ترپت راجندر سنگھ باجوہ ایم ایل اے حلقہ قادیان نے ادا کی سکول کے بچوں نے مل کر قومی ترانہ گایا۔ اس موقعہ پر ایم ایل اے صاحب نے تمام آنے والے سماجی، سیاسی، سرپنچوں، میونسپل کمشنروں اور تمام شہری اور علاقہ سے آئے ہوئے احباب کو مبارکباد دی اور شکریہ ادا کیا۔

جماعت کی طرف سے مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر نے یوم آزادی کی غرض وغایت بیان کی اور آنے والوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد پیش کی۔

اس تقریب میں مکرم چودھری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ قادیان، مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید اور کارکنان صدر انجمن احمدیہ وطلباء جامعہ احمدیہ، طلباء جامعۃ المبشرین نے کافی تعداد میں شرکت کی۔

(محمد اکرم گجراتی کارکن نظارت امور عامہ قادیان)

بقیہ صفحہ :: (1)

رعایت اسباب بھی ضروری ھے:

اس سے ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید ہم استعمال اسباب سے منع کرتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعایت اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے۔ لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ انکو خدا کا شریک بناوے بلکہ انکو بطور خادم سمجھے جیسے کسی کو بٹالہ جانا ہوتو وہ یکہ یا ٹٹو کرایہ کرتا ہے۔ تو اصل مقصد اس کا بٹالہ پہنچنا ہے نہ وہ ٹٹو یا یکہ۔ پس اسباب پر کلی بھروسہ نہ کرے۔ یہ سمجھے کہ ان اسباب میں اللہ تعالیٰ نے کچھ تاثیریں رکھی ہیں اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ تاثیریں بیکار ہو جاویں اور کوئی نفع نہ دیں۔ اسی کے موافق ہے جو مجھے الہام ہوا ہے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ۔

اسباب پرستی شرک ھے:

بت پرستوں کا شرک تو موٹا ہوتا ہے کہ پتھر بنا کر پوجا کرتے ہیں یا کسی درخت یا اور شے کی پرستش کرتے ہیں اس کو تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ یہ باطل ہے۔ یہ زمانہ اس قسم کی بت پرستی کا نہیں ہے بلکہ اسباب پرستی کا زمانہ ہے اگر کوئی بالکل ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہے اور سست ہو جاوے تو اس پر خدا کی لعنت ہوتی ہے لیکن جو اسباب کو خدا بنا لیتا ہے وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس وقت یوروپ دو شرکوں میں مبتلا ہے ایک تو مردوں کی پرستش کر رہا ہے اور جو اس سے بچے ہیں اور مذہب سے آزاد ہو گئے ہیں وہ اسباب کی پرستش کر رہے ہیں اور اس طرح یہ اسباب پرستی مرض دق کی طرح لگی ہوئی ہے اور یوروپ کی تقلید نے اس ملک کے نوجوانوں اور نوتعلیم یافتہ لوگوں کو بھی ایسی مرض میں مبتلا کر دیا ہے۔ وہ اب سمجھتے ہی نہیں ہیں کہ ہم اسلام سے باہر جا رہے ہیں اور خدا پرستی کو چھوڑ کر اسباب پرستی کے دق میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ یہ دق دور نہیں ہو سکتی اور اس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان کے دل میں خدا کی ایک نالی نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے فیض اور اثر کو اس تک پہنچاتی ہے اور یہ نالی اسوقت پیدا ہوتی ہے جب انسان ایک منکسر النفس ہو جائے اور اپنی ہستی کو بالکل خالی سمجھ لے جس کو فنا نظری کہتے ہیں۔

فنا کی حقیقت: فنا کی دو قسمیں ہیں ایک فنا حقیقی ہوتی ہے جسے وجودی مانتے ہیں کہ سب خدا ہی ہیں یہ تو بالکل باطل اور غلط ہے اور یہ شرک ہے لیکن دوسری قسم فنا کی فنا نظری ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا شدید اور گہرا تعلق ہو کہ اس کے بغیر ہم کچھ چیز ہی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں ہستی ہو باقی سب ہیچ اور فانی۔ یہ فنا اتم کا درجہ توحید کے اعلیٰ مرتبہ پر حاصل ہوتا ہے اور توحید کامل ہی اس درجہ پر ہوتی ہے۔ جو انسان اس درجہ پر پہنچتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کچھ ایسا کھویا جاتا ہے کہ اسکا اپنا وجود بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے جیسے ایک لوہے کا ٹکڑا آگ میں ڈالا جاوے اور وہ اس قدر گرم کیا جاوے کہ سرخ آگ کے انگارے کی طرح ہو جاوے۔ اس وقت وہ لوہا آگ ہی کے ہم شکل ہو جاتا ہے اسی طرح پر جب ایک راستباز بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور وفاداری کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ کر فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اور کمال درجہ کی نیستی ظہور پاتی ہے اس وقت وہ ایک نمونہ خدا کا ہوتا ہے اور حقیقی طور پر وہ اسوقت کہلاتا ہے اَنْتَ مِنِّیْ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو دعا سے ملتا ہے۔ یاد رکھو دعا جیسی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے مومن کا کام ہے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اس استقلال اور صبر کے ساتھ دعا کرے کہ اس کو کمال کے درجہ تک پہنچا دے۔ اور اپنی طرف سے کوئی کمی یا دقیقہ فروگذاشت نہ کرے اور اس بات کی بھی پروا نہ کرے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا بلکہ:

گر نباشد بدست راہ بردن — شرط عشق است در طلب مردن

جب انسان اس حد تک دعا کو پہنچاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس دعا کا جواب دیتا ہے جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن:٦١) یعنی تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا اور تمہاری دعا قبول کروں گا حقیقت میں دعا کرنا بڑا ہی مشکل ہے۔ جب تک انسان پورے صدق اور وفا کے ساتھ صبر اور استقلال سے دعا میں لگا نہ رہے تو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں جو دعا کرتے ہیں مگر بڑی بے دلی اور عجلت سے چاہتے ہیں کہ ایک ہی دن میں ان کی دعا مثمر بثمرات ہو جائے حالانکہ یہ امر سنت اللہ کے خلاف ہے اس نے ہر کام کیلئے اوقات مقرر فرمائے ہیں اور جس قدر کام دنیا میں ہو رہے ہیں وہ تدریجی ہیں اگر چہ وہ قادر ہے کہ ایک طرفۃ العین میں جو چاہے وہ کردے اور ایک کن سے سب کچھ ہو جاتا ہے مگر دنیا میں اس نے اپنا یہی قانون رکھا ہے۔ اس لئے دعا کرتے وقت آدمی کو اس کے نتیجہ کے ظاہر ہونے کیلئے گھبرانا نہیں چاہئے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 4-1 مطبوعہ ربوہ)

بقیہ صفحہ :: (4)

ہوتی ہے۔ پھر کون ہے جو خدا کے غضب کا مقابلہ کر سکے۔ پس اپنی حالتوں پر رحم کرو اور بجائے دوسروں پر نکتہ چینی کرنے کے اپنی اصلاح کرو کہ قیامت کے دن تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تم نے کتنے آدمیوں کی نکتہ چینی کی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سوال کرے گا کہ تم نے اپنے نفس کی اصلاح کیلئے کیا سامان کئے۔ پس پیشتر اس کے کہ موقعہ ہاتھ سے نکل جائے اپنی فکر کرو۔ بدظنیوں کو چھوڑ دو کہ یہ بہت سے فسادات کو پیدا کر دیتی ہیں ان تمام باتوں سے بچنے کیلئے اپنے نفس کی اصلاح کیلئے جڑ سے تعلق پیدا کرو کہ اس کے بغیر تروتازگی نصیب نہیں ہو سکتی۔ اگر ایک شاخ کو جڑ سے علیحدہ کر کے ایک بہتے ہوئے دریا میں بھی ڈال دیا جائے تو وہ بارآور نہیں ہو سکتی لیکن اگر وہ تنے کے ساتھ لگی ہوئی ہو تو تھوڑے سے پانی دینے سے بھی سرسبز ہو سکتی ہے۔ پس قادیان سے تعلق بڑھاؤ اور اپنے امام کی صحبت کو زیادہ اختیار کرو کیونکہ خوشیوں کے دن ہمیشہ نہیں رہتے اور زمانہ میں تغیر و تبدل ہوتے رہتے ہیں دردمند دلوں کا ملنا آسان نہیں اور خیر خواہ انسان مفقود سے زیادہ معدوم ہیں پس خدا کے حکم کی نافرمانی نہ کرو اور کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت سے فائدہ اٹھاؤ اور قادیان کی آمد و رفت کو زیادہ کرو تا کہ بہت سی بدظنیوں سے بچ جاؤ۔ اور اگر اس موقعہ سے فائدہ نہ اٹھاؤ گے تو مجھے خطرہ ہے کہ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ کے ماتحت نہ آ جاؤ۔ حضرت صاحب نے عبدالحکیم کے مرتد ہونے کی یہی وجہ لکھی ہے کہ وہ قادیان کم آتا تھا۔ پس تم اس راہ پر مت چلو کیونکہ یہ راہ خطرے سے خالی نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ احمدی کیسا ہے جو سال بھر میں دو تین مرتبہ بھی قادیان نہیں آتا اور اس امام کی صحبت سے فائدہ نہیں اٹھاتا جس کے ہاتھ پر وہ اپنے آپ کو بیچ چکا ہے۔ خوب غور کر کے دیکھ لو کہ جو لوگ تکبر و خودی کو چھوڑ کر قادیان میں آتے ہیں ان کو یہاں سے ایک تعلق ہو جاتا ہے اور بار بار یہاں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور انکی زندگیاں دوسروں کی نسبت بہت پاک ہوتی ہیں۔ پس اپنے امام کی صحبت سے فائدہ اٹھاؤ قادیان کے احمدیوں کی نسبت خدا نے خوشخبری دی ہے کہ وہ نیکوں کی جماعت ہوگی۔ پس انکی نسبت بدظنیاں کر کے اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔ اور اگر شک ہو تو براہین کا مطالعہ کرو کہ وہ تمہارے لئے روحانی زندگی کا باعث ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے اور اپنی رحمت کے دروازے تمہارے لئے کھول دے۔ آمین ثم آمین۔

(مرسلہ محمد عبدالسلام طارق مرکزی لائبریری قادیان)

"جو اعلیٰ سے تعلق رکھتا ہے وہ خود بھی اعلیٰ ہو جاتا ہے"

ضروری اعلان بابت سوونیئر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جیسا کہ قائدین مجالس کو قبل ازیں اطلاع کی جا چکی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک سوونیئر شائع کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں صوبائی قائدین و قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ اپنی مجلس کے تعلق سے مطلوبہ معلومات و تصاویر جلد از جلد بھجوا دیں۔ 30 ستمبر کے بعد ملنے والی تصاویر و معلومات شامل نہیں ہو سکیں گی۔ اسی طرح سوونیئر کیلئے اپنی مجلس کی طرف سے یا کاروباری حلقوں کی طرف سے اشتہارات بھی حاصل کر کے بھجوائیں۔

ایک سوونیئر کی قیمت اندازاً -/100 روپے رکھی گئی ہے۔ چونکہ محدود تعداد میں اشاعت ہو رہی ہے، اپنے مطالبات خریدنے سے بھی جلد آگاہ کریں تا کہ اسی کے حساب سے اشاعت کی جا سکے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 700001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Speciality:
Alisallah Rings and Lockets
Main Bazar Qadian (Punjab)
(S) 01872-21672 (R) 20260 Fax: 20063
FIRMA JEWELLERY (Pvt.Ltd)
107 Serangoon Road, Singapoor-218012
Tel : 62953003, Fax : 62244449

کامل شفا دے

جلا دینے والے بقا دینے والے
اے بندوں کی بگڑی بنا دینے والے
شفا مانگتا ہوں شفا دینے والے
مرے پیارے آقا کو کامل شفا دے
شفا دے، شفا دے، شفاؤں کے مالک
مرے پیارے آقا کو کامل شفا دے

ہے بیمار امت کا غم کھانے والا
مصائب کے آگے نہ خم کھانے والا
اولوالعزم جرنیل جم جانے والا
کرم کر اسے جامِ شافی پلا دے
شفا دے، شفا دے، شفاؤں کے مالک
مرے پیارے آقا کو کامل شفا دے

تو ہی ایک دافع بلاؤں کا یارب
ادھر پھیر دے رخ شفاؤں کا یارب
تجھے واسطہ ہے وفاؤں کا یارب
ہماری دعاؤں کو شرفِ رسا دے
شفا دے، شفا دے، شفاؤں کے مالک
مرے پیارے آقا کو کامل شفا دے

ہیں قلب و جگر دکھ بھرے احمدی کے
بہت طول پکڑے ہیں دن بے کلی کے
خداوند! لا جلد پھر دن خوشی کے
سنا مژدۂ جانفزا ہاں سنا دے
شفا دے، شفا دے، شفاؤں کے مالک
مرے پیارے آقا کو کامل شفا دے

بہت عاجزی انکساری ہے یارب
بہت بے کلی بے قراری ہے یارب
دعا گو ہوں میں آہ و زاری ہے یارب
دے آقا کو کامل و عاجل شفا دے
شفا دے، شفا دے، شفاؤں کے مالک
مرے پیارے آقا کو کامل شفا دے

عبد المنان شاد

111 واں جلسہ سالانہ قادیان 2002

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 111 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2002 کے انعقاد کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور 14 ویں مجلس مشاورت بھارت کے لئے 29 دسمبر بروز اتوار کی تاریخوں کی منظوری از راہ شفقت فرمادی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جلسہ سالانہ قادیان و مجلس مشاورت بھارت 2002 کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ...... زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

طلباء کے لئے معلومات

آٹو موبائل انجینئرنگ

آٹو موبائل انجینئرنگ سے جڑے درج ذیل منظور شدہ ادارے ہیں جہاں سے یہ کورس کئے جاسکتے ہیں۔ یہ چار سالہ کورس B.E کرانے والے ادارے ہیں۔

1)......انا یونیورسٹی۔ سردار پٹیل روڈ۔ گینڈی۔ چنئی (تامل ناڈ)
2)......بھرت ایر (Bharatiyar) یونیورسٹی مرو تھ ملئی (Maruthmallai) روڈ۔ کوئمبٹور (تامل ناڈ)
3)......ممبئی یونیورسٹی۔ ایم۔ جی روڈ فورٹ۔ ممبئی (مہاراشٹر)
4)......وشوسریا ٹیکنولوجیکل یونیورسٹی۔ کے۔ ایل۔ ای ہاسپٹل کیمپس نہرو نگر۔ بیلگام (کرناٹک)

جوائنٹ مینیجمنٹ انٹرنس ٹیسٹ

جوائنٹ مینجمنٹ انٹرنس ٹیسٹ:۔ مینجمنٹ میں P.G پروگرام کے لئے

(آئی آئی ٹی وآئی آئی ایس سی میں)

قابلیت:۔ B.E یا B.Tech یا انجینئرنگ کی بیچلر ڈگری

درخواست داخلہ: درخواست آن لائن یا ڈاک سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ آن لائن درخواست Website کے توسط سے کر سکتے ہیں یا پھر اپنا پتہ لکھے لفافے و آئی آئی ٹی دہلی۔ نئی دہلی کو آٹھ صد روپے (Rs.800) کا ڈی ڈی بھیج کر درخواست و پراسپکٹس حاصل کر سکتے ہیں۔

آخری تاریخ 25 اکتوبر 2002

پتہ:: چیئرمین آفس آئی آئی ٹی دہلی۔ حوض خاص نئی دہلی

بقیہ صفحہ:: (6)

مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یعنی یہ کہ Angiography کہیں غیر ضروری طور پر تو نہیں کروائی جارہی۔ یا پھر غیر ضروری طور پر لیٹ تو نہیں کی جارہی۔

امراض دل کی تشخیص

امراض دل کے شعبہ میں دل کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ دل کا الٹرا ساؤنڈ ایکو کارڈیوگرافی کا انتظام موجود ہے۔ اس سے دل کے امراض کی تشخیص میں مدد ملتی ہے۔ دل کا سائز دل کے مسلز کے بارے میں معلوم کرنا یہ سب کام دل کی بیماریوں کو جانچنے کے لئے Preventive ذرائع ہیں۔ اس کے علاوہ ای سی جی کی سہولت چوبیس گھنٹے میسر ہے۔ ایک اور ٹیسٹ کی سہولت بھی میسر ہے جو دل کی دھڑکن کی بے ترتیبی کا پتہ کرنے کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ مریض کی چوبیس گھنٹے دل کی دھڑکن ریکارڈ کرنے کے لئے Ambulatory Monitoring کا انتظام بھی موجود ہے۔

یہ چھوٹا سا آلہ مع ریکارڈر مریض کے ساتھ لگادیا جاتا ہے۔ جو مریض کے دل کی دھڑکن کو ریکارڈ کرتا رہتا ہے۔

امراض جگر کا ٹیسٹ

Endoscopy

اس آلہ کی مدد سے خوراک کی نالی معدہ چھوٹی آنت بڑی آنت کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ معائنہ کے دوران مرض میں مبتلا حصہ کا ٹکڑا Biopsy بھی لی جاسکتی ہے۔ تاکہ خوردبینی معائنہ سے بیماری کی تشخیص اور نوعیت معلوم کی جاسکے۔ ایسے مریض جن کو جگر کی مرض کے باعث خون کی الٹیاں آتی ہوں اس انڈوس کاپی کے ذریعہ ان کا علاج بھی کیا جاسکتا ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں اس کام کی ابتداء مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے کی تھی۔ مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب ماہر امراض معدہ وجگر بطور ویزیٹنگ فزیشن ہر ماہ ایک بار فضل عمر ہسپتال تشریف لاتے ہیں اور مریضوں کا ٹیسٹ اور علاج کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

❀❀❀

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

تبلیغی جماعت کی آڑ میں آئی ایس آئی کا جال

........ایک رپورٹ........

ہندوستان میں اسلامی ممالک کے ذریعہ جماعت بھیجنے کا طریق بہت پرانا ہے مسلمانوں کو بھیجی جانے والی جماعت کا خرچہ بھی خود وہی اٹھاتے ہیں۔ان جماعتوں کا یہ کام ہوتا ہے کہ جو لوگ مذہب میں یقین نہیں رکھتے نماز نہیں پڑھتے انہیں اللہ تعالیٰ کے بتائے راستے پر چلنے کی تلقین کرنا۔اکثر یہ لوگ دیہاتی علاقوں میں جا کر تبلیغی اجتماعات وغیرہ کا انعقاد بھی کرتے ہیں تا کہ مسلمانوں میں اپنے مذہب کے تئیں فرض کے جذبات پیدا ہو سکیں۔ایسے جماعتی لوگ ایک مخصوص فرقہ کے لوگوں میں یہ اپیل بھی کرتے ہیں کہ نماز فرض ہے اسے ضرور قائم کریں۔یہ جماعتی لوگ فرقہ وارانہ خیر سگالی کے جذبات کا سبق بھی دیتے ہیں۔کسی کو نقصان نہ پہنچائے جانے کی بھی ہدایت دیتے ہیں لیکن اس سے الگ اب سینکڑوں جماعتیوں کو پاکستان نے دوسری طرح استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ایسے جماعتیوں کی تعداد راجستھان میں جہاں بھارت نے سال 1988 میں نیوکلر تجربہ کرایا تھا پوکھرن نام کے مقام میں سینکڑوں ہے۔

ہندوستان کے حفاظتی انتظامات کی کھوج کے لئے پاکستان کے راشٹرپتی پرویز مشرف نے آئی ایس آئی کو اپنا ذریعہ بنایا ہے۔اس کے پیچھے پاکستان یہ جاننا چاہتا ہے کہ آخر بھارت کے پاس ایٹمی طاقت ہے بھی یا نہیں۔ایسی کھوج کی جانکاری حاصل کرنے کے لئے جماعتیوں کی شکل میں پاکستان کے ذریعہ بھیجے گئے آئی ایس آئی ایجنٹوں کو سینکڑوں کی تعداد میں پاکستان کی سرحد سے لگے راجستھان کے پوکھرن میں لگایا گیا ہے۔پوکھرن میں ان جماعتیوں کے لوگ یہ کھوج کر رہے ہیں کہ بھارت نے جو ایٹمی تجربہ کیا تھا وہ بھارت کے پاس ہے بھی یا نہیں۔کچھ جماعتیوں کے جتھے راجستھان کے مخصوص فرقہ کے لوگوں میں اسلامی تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔ان کا مقصد فرقہ وارانہ نفرت پھیلانا ہے۔ایسے ایجنٹوں کی تعداد پورے ملک میں مختلف صوبوں میں لگاتار بڑھ رہی ہے۔

ذرائع سے یہ جانکاری بھی ملی ہے کہ پاکستان نے جن جہادی جماعتوں کے جتھے پوکھرن میں بھیجے ہیں ان میں سے کئی جتھوں کے جہادی جماعتیوں نے پوکھرن کی مٹی پاکستان کو تحقیق کے لئے مہیا کرا دی ہے۔ان جماعتیوں کی تعداد راجستھان کے سرحدی ضلعوں کے دیہاتی علاقوں میں بھاری تعداد میں دیکھی جا سکتی ہے۔یہ جماعت بھولی بھالی عوام کو مذہبی کٹرواد کا سبق پڑھا رہے ہیں جس کے چلتے یہاں فرقہ وارانہ خیر سگالی کے جذبات میں لگاتار گراوٹ آ رہی ہے۔ان جماعتیوں کے اثرات پوکھرن کی پرانی تہذیب و تمدن، رہن سہن اور کھانے پینے کے بدلاؤ کی صورت میں نظر آنے لگے ہیں۔

(ہفتہ وار الجمعیت ایشیا آگرہ 2/8 ستمبر 2002)

ملیشیا کے شہر پر کیڑوں کا حملہ

دیمک کی شکل کے ہزاروں کیڑوں نے ملیشیا کے ایک شہر پر دھاوا بول دیا ہے۔ان کے کاٹنے سے لوگوں کے منہ میں سوجن آ گئی ہے اور کھجلی بھی ہو رہی ہے۔اسپتالوں میں ایسے لوگوں کا جمگھٹ لگ گیا ہے۔محکمہ صحت کے اسرمن نانڈی نے بتایا کہ کوالالمپور سے دو سو کلو میٹر دور واقع شہر بکت میر ٹازم میں ان کیڑوں کی وجہ سے لوگوں نے گھر سے نکلنا چھوڑ دیا ہے۔کیڑوں کا حملہ اتوار کو ہوا۔قریب چھ سو خاندانوں پر کیڑوں نے حملہ کیا۔متاثرین میں زیادہ تر بچے ہیں۔کیڑوں کا شکار لوگوں کا پورا جسم متورم ہے اور انہیں کھجلی ہو رہی ہے۔افسران محکمہ صحت ابھی اس کیڑے کی پہچان نہیں کر سکے ہیں۔ابتدائی رپورٹ کے مطابق یہ کیڑے جنگل سے آئے ہیں۔نزدیکی جنگلات میں تعمیراتی کام چل رہا ہے اور شاید اسی وجہ سے کیڑے بھاگ کر شہر میں آ گئے ہیں۔حال یہ ہے کہ لوگوں نے کھڑکیوں اور دروازوں تک میں مچھر دانیاں ڈال دی ہیں۔

بہر حال شہریوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ رات کے وقت گھر کی لائٹ نہ جلائیں۔اور دن میں بھی دروازے کھڑکیاں بند رکھیں۔انہوں نے بتایا کہ ہم جرم کش ادویات کا اسپرے کر رہے ہیں۔لیکن یہ کیڑے آسانی سے مرتے نہیں دکھائی دے رہے۔اس کے لئے مزید تیز قسم کی ادویات منگوائی گئی ہیں۔یہ کیڑے دیمک کی شکل کے ہیں اور زہریلے ہیں۔معلوم ہوا ہے کہ اس شہر کے ارد گرد کے جنگلوں میں کیڑے رہتے ہیں۔کیڑوں کا لوگوں پر حملے کا یہ پہلا موقع ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے دکانوں میں توڑ پھوڑ اور لوٹ مار کی

گزشتہ دنوں دارالعلوم دیوبند کے طلباء نے مدرسہ سے باہر نکلکر دکانوں میں جم کر لوٹ پاٹ و توڑ پھوڑ کی۔اس دوران دونوں طرف سے فائرنگ بھی کی گئی حادثے میں 2 امام سمیت 15 سے زائد لوگ گھائل ہوئے۔تناؤ کے پیش نظر حفاظت کی خاطر بڑی تعداد میں علاقہ میں پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔

موقع پر پہنچے ضلع ادھیکاری اور ایس ایس پی سے دارالعلوم علاقہ کے دکانداروں نے معاوضہ اور لوٹ پاٹ اور پتھراؤ کرنے والے طلبا کو دارالعلوم سے نکالنے اور ان کے خلاف سخت کاروائی کرنے کی مانگ کی۔

محلہ ''گدی واڑا'' کے رہنے والے دارالعلوم میں پڑھ رہے ایک طالب علم کو دیگر طلباء نے پکڑ لیا تھا۔جب طالب علم نے اپنے گھر میں اس واقعہ کی خبر دی تو خاندان کے لوگ آگ بگولہ ہو گئے انہوں نے اور لوگوں کے ساتھ ملکر طلباء کی پٹائی کی۔انہیں لہولہان حالت میں دیکھکر دارالعلوم کے طلباء میں انتقام کا جذبہ پھوٹ پڑا۔

شام ساڑھے سات بجے جب دارالعلوم کے اساتذہ اپنے اپنے گھر لوٹ گئے تب طلباء سینکڑوں کی تعداد میں باہر نکل آئے اور محلہ دیوان محل، گدی والا اور رشیدیہ مسجد کے نزدیک دکانوں میں توڑ پھوڑ و لوٹ پاٹ شروع کر دی۔جب دکانداروں نے اس کی مخالفت کی تو ان پر پتھراؤ کیا گیا کچھ ہی دیر میں دونوں طرف سے جم کر پتھر بازی شروع ہو گئی۔اور فائرنگ بھی ہوئی یہ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔حالات اس وقت زیادہ نازک ہو گئے جب گدی والا، عثمانی مسجد سے نماز پڑھ کر نکل رہے مسجد کے امام سعید الرحمٰن اور اسرائیل پر سریوں اور لاٹھیوں سے حملہ کیا گیا۔حالات تب قابو میں آئے جب قریب ساڑھے نو بجے اعلیٰ پولیس افسر اجے آنند نے پولیس کو بھیڑ کو کھدیڑنے کا حکم صادر کیا۔(امراجالا 24 جولائی 2002ء میرٹھ)

(مرسلہ محمد ذاکر خان بمیالوی سہارنپوری)

مرشد آباد (مغربی بنگال) میں احمدیوں پر دیوبندیوں کے مظالم

امیر حمزہ کئی ہفتوں سے بھاگا پھر رہا ہے۔مغربی بنگال کے مرشدہ باد ضلع میں مدگرام گاؤں میں اس احمدی مبلغ کو اپنے گھر سے بھاگنے پر مجبور کر دیا گیا۔اس کے خلاف فتویٰ جاری ہوا ہے۔اس کا قصور کیا ہے؟ صرف یہ کہ کچھ سال پہلے وہ سُنّی فرقہ سے نکل کر جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا تھا۔پچھلے مہینہ سنی مسلمانوں کے ایک مجمع نے اس کے گھر پر حملہ کر دیا اور اس کی بیوی اور بچوں کو جماعت احمدیہ کو چھوڑ کر پھر سنی فرقہ میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔تبھی سے حمزہ بھاگتا پھر رہا ہے۔

لیکن وہ محمد کاشید علی کے ذہنی لحاظ سے بیمار بیٹے سے تو خوش قسمت ہے اسے چارپائی سے باندھکر اس کے گلے میں کھولتی چائے اُنڈیل دی گئی۔یا پھر گوہرا پوٹا گاؤں کے ریاض اللہ کو ہل سے باندھ کر گاؤں میں گھمایا گیا۔

نونچا گاؤں کے احمدی مبلغ تحسین علی کو اپنی بارہ سال کی بیٹی کو اغوا کرنے آئی سنیوں کے مجمع کو بچاؤ کی خاطر تیس ہزار روپے دینے پڑے۔پچھلے سال سے احمدیوں پر ایسے حملے کی وارداتیں بڑھی ہیں۔ضلع کی 48 لاکھ آبادی میں اس جماعت کے لوگوں کی تعداد چند ہزار ہی ہے جو سنی فرقہ کی طرف سے ہو رہے عتاب کو جھیل رہی ہے۔

صرف مذہبی عقائد و نظریات ان مظالم کی وجہ نہیں ہیں۔بلکہ دوسرے فرقہ کے لوگوں کی نسبت احمدیوں کا معاشی و تعلیمی معیار بہت بلند ہونا اس کا ایک بڑا سبب ہے۔بے روزگاروں سے بھرے گاؤں میں احمدیوں کی حالت دوسرے مسلمانوں سے بہتر ہے۔بھرت پور میں مفت تعلیم دینے والا صرف ایک ہی سکول ہے جسے ایک احمدی عطاء الرحمٰن چلا رہے ہیں۔اور گاؤں میں صرف ایک ہی ڈاکٹر ہے وہ بھی احمدی ہومیو پیتھ ہے۔

(انڈیا ٹوڈے۔ہندی۔7 اگست 2002 صفحہ 66)

(مرسلہ ایوب علی خان مبلغ سلسلہ صوبہ ہریانہ)

امریکی اور عراقی طیاروں کا عراقی تنصیبات پر زبردست حملہ

ایک سو جنگی طیاروں نے شہری آبادی پر بمباری کی

گزشتہ دنوں تقریباً ایک سو امریکی اور برطانوی جہازوں نے مغربی عراق میں واقع عراقی دفاعی تنصیبات پر حملہ کیا۔بی بی سی نے وزارت دفاع کے حوالے سے خبر دی ہے کہ پچھلے چار سالوں کے دوران یہ سب سے بڑا ہوائی حملہ ہے۔بی بی سی کے نمائندہ کا کہنا ہے کہ اتنا بڑا حملہ اس بات کا اشارہ ہے کہ عراق پر دباؤ بڑھایا جا رہا ہے۔جس علاقہ میں یہ حملہ کیا گیا ہے اس کی اہمیت بہت ہے کیونکہ یہاں سے اتحادی فوجوں کے حملہ کا راستہ ہو سکتا ہے اور یہ علاقہ خصوصی فوجی کاروائیوں کا ایک مرکز بن سکتا ہے۔بی بی سی کے مطابق عراق نے کہا ہے کہ جمعرات کے روز جنگی جہازوں نے صوبہ عنبر میں شہری ٹھکانوں پر حملے کئے تھے لیکن ان سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔بی بی سی نے وزارت دفاع کے حوالے سے بتایا ہے کہ گزشتہ چار برسوں میں یہ سب سے بڑا حملہ ہے۔بمباری میں بارہ جہازوں نے حصہ لیا جن میں تین برطانوی تھے۔اور باقی ٹوہی اور تیل بھرانے والے تھے۔ایک پرائیوٹ ٹیلیویژن چینل نے بھارت میں عراق کے سفیر صلاح المختار کے حوالے سے کہا ہے کہ یہ حملے شہری ٹھکانوں پر کئے گئے۔عراقی طیارہ شکن میزائلوں کی زد میں آنے کے بعد یہ طیارے کویت میں واقع اپنے اڈوں میں واپس چلے گئے۔☆☆

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

Vol:51 Wednesday 18th September 2002 Issue No.38

حکومت کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے عقائد کے بارہ میں قانون سازی کرنے یا

ان معاملات میں ملاؤں کے طریقہ کار کو اپنانے سے گریز کرے کیونکہ ایسا کرنے سے صرف فتنہ پیدا ہوگا“

معروف پاکستانی کالم نگار ایاز میر کا حکومت پاکستان کو مشورہ

ترجمہ رشید احمد چوہدری لنڈن

آئے دن ملک کے کسی تاریک گوشے سے توہین رسالت کے متعلق کسی نہ کسی مقدمے کی خبر آتی رہتی ہے اور آئے دن اس قانون کا لحاظ کرنے والا ڈسٹرکٹ جج کسی شخص کو مجرم ثابت کر کے موت کی سزا سناتا ہے۔ جب کبھی ایسا واقعہ پیش آتا ہے تو پاکستان کے مجموعی امیج کو ایک اور دھچکا لگتا ہے۔

توہین خدا یا توہین رسالت ایک سنجیدہ مسئلہ ہے مگر اس کی حقیقت کیا ہے؟ اس کی اصل روح کو سمجھنے کی بجائے ہم اس کی ظاہری صورت کو ترجیح دیتے ہیں اس طرح ہم نے اس کو ایک تکنیکی جرم میں بدل دیا ہے جبکہ اس کے وسیع تر سیاق و سباق کو نظر انداز کر دیا ہے۔

ایسے مقدمات میں معاندانہ قانونی کاروائی کا ارتکاب تو ہر وقت ہوتا ہی ہے اس سے قطع نظر آیئے ہم ایک ایسے کیس کا جائزہ لیں جو بہت ہی گھناؤنا ہے مثلاً ایک جاہل یا گمراہ شخص قرآن کریم کے ایک دو اوراق جلا دیتا ہے یا پھر خدا تعالیٰ کی شان میں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے الفاظ منہ سے نکالتا ہے ظاہر ہے کوئی باہوش و حواس شخص ایسے جرم کا ارتکاب نہیں کر سکتا خاص طور پر آج کے پاکستان میں جبکہ لوگ مذہبی معاملات میں حد سے زیادہ حساس واقع ہوئے ہیں لیکن پھر بھی اگر ایسا کوئی واقعہ رونما ہو جائے تو بتائیں ایسے جرم کا ارتکاب کرنے والے کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ کیا ایسے شخص کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جائے یا اس شخص کی دماغی حالت کا معائنہ کروایا جائے یا اسے موت کی سزا دلائی جائے۔

فرض کریں میری گلی میں ایک شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے یا خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کی اس بات پر میں متجسس تو ہو جاؤنگا یا ششدر رہ جاؤں گا مگر یقیناً اس پر مقدمہ درج کرانے کے لئے پولس سٹیشن کی طرف نہیں بھاگوں گا اور اگر بے وقوفی سے ایسا کر بھی بیٹھوں تو مجھے توقع ہے کہ ایس ایچ او مجھے تحمل سے کام لینے کو کہے گا لیکن اگر دیوانگی اتنی ہو کہ عقل کو پچھاڑ دے اور مقدمہ درج بھی ہو جائے تو میں متعلقہ جج سے توقع رکھوں گا کہ وہ عدمِ ثبوت کی بنا پر مقدمہ خارج کر دے۔

دکھ کی بات یہ ہے کہ برسوں سے تعصب اور عدم رواداری ہمارے معاشرہ میں بہت زیادہ رچ بس گئی ہے۔ اور توہین رسالت کے مقدمات سے متعلق تینوں گروہ یعنی شکایت کنندہ، پولیس افسر اور جج یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہی درست عمل ہے اور وہ اس قانون کے تحت ملزم کے خلاف مقدمہ قائم کر کے سمجھتے ہیں کہ وہ ثواب کے مستحق ہونگے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مروجہ قانون ایسے مذہبی جنون کو جو پارسائی کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

میں اس بات سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر رہا مگر میرے خیال میں ایک فرقہ وارانہ دہشت گرد جو اسلام کے نام پر قتل کرنے سے بھی نہیں چوکتا اس کی بھی دلی کیفیت یہی ہوتی ہے۔ اپنے کئے پر پچھتاوا تو دور کی بات ہے وہ اپنے فعل پر فخر کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ جب وہ کسی کافر کو جان سے مار دیتا ہے تو وہ اپنے عقیدہ کا تحفظ کر رہا ہوتا ہے اور اسطرح وہ جنت میں اپنے لئے جگہ بنا لیتا ہے مگر ایسے معاملہ میں قانون مذہبی جنون کی پشت پناہی نہیں کرتا۔

اگر ہم اس رویے کو سیاق و سباق سے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ضیاء حکومت کی پالیسیوں نے ہی جنہیں امریکن ڈالروں نے پروان چڑھایا تھا ایسے ماحول کو فروغ دیا تھا جس میں اسلام کے نام پر قتل کو جائز عمل سمجھا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ ہم خود اپنی بدقسمتیوں کے ذمہ دار ہیں مگر اس کی ذمہ داری امریکہ پر بھی عائد ہوتی ہے جو ہماری بہت ساری پریشانیوں کا موجب بنا ہے۔

جنرل ضیاء نے کچھ تو اپنے عقیدہ کی وجہ سے اور کچھ سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے مذہبی نعرہ بازی کو پاکستانی عوام کے گلوں میں ٹھونس دیا۔ ریگن حکومت جو خود کو آزاد دنیا کا نگران سمجھتی تھی اس کی خوب داد دیتی رہی۔ نتیجہ واضح ہے۔ اسلام کے نام پر دروغ گوئی اور الٹی سیدھی حرکتوں نے ہماری قومی سوچ کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے اور حکومت کے اعلیٰ حلقوں میں ریاکاری عام ہوئی ہے۔ جبکہ عوامی حلقوں میں قتل و غارت کا جنون پیدا ہو گیا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ جنرل پرویز مشرف نے اس قسم کی پالیسیاں نہیں اپنائیں۔ انہوں نے مذہبی کارڈ نہیں کھیلا اور تعصب کی لہروں کو روکنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے اگر اور نہ سہی تو اسی بات پر وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔

اب ہم توہین رسالت کی طرف واپس آتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر کوئی شخص پاگل پن کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو اس کے خلاف کاروائی کرنے سے اسلام کو نیز توہین رسالت کے تصور کو نقصان پہنچتا ہے۔

کیا ہم بچپن سے مکہ کی اس خاتون کا قصہ نہیں سنتے آئے جو پیغمبر اسلام پر اس وقت کوڑا پھینکا کرتی تھی جب آپؐ اس کے گھر کے آگے سے گزرتے تھے۔ آنحضرت نے کبھی اس کو بُرا بھلا نہیں کہا نہ ہی آپؐ نے اپنا راستہ تبدیل کیا۔ بلکہ سر جھکا کر خاموشی سے گزرتے رہے اور ذلت برداشت کرتے رہے۔ حتی کہ ایک دن آنحضرتؐ کے اس صبر و استقلال کو دیکھ کر بڑھیا نے آپؐ سے معافی مانگی اور اسلام قبول کر لیا۔

حکومت کو چاہئے کہ وہ لوگوں کے عقائد کے بارہ میں قانون سازی کرنے یا ان معاملات میں ملاؤں کے طریقہ کار کو اپنانے سے گریز کرے کیونکہ ایسا کرنے سے صرف فتنہ ہی پیدا ہوگا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر پاکستانی عوام کو عملی طور پر کیا فائدہ حاصل ہوا؟ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کا نظریہ اسلام درست ہے۔ ہرگز نہیں۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قسم کے معاملات کا فیصلہ کرے۔ اگر دلیل کے طور پر یہ مان بھی لیا جائے کہ احمدیوں کا الحاد ایک کینسر تھا جسے ختم کیا جانا ضروری ہو گیا تھا تو ایسا ہو جانے سے پاکستان کتنا زیادہ صحت مند اور خوشحال ملک بنا ہے۔ احمدیوں کو دائرہ اسلام سے باہر نکال کر کیا ہم بہتر مسلمان بن گئے ہیں؟

امریکہ میں عیسائیوں کے کئی قسم کے فرقے آباد ہیں۔ جن میں سے بعض زندگی اور قیامت کے بارہ میں عجب و غریب اعتقاد رکھتے ہیں۔ ان کے وجو کو برداشت کیا جا رہا ہے۔ لوگ مسکرا دیتے ہیں یا پھر بیزاری کا اظہار کر دیتے ہیں۔ مگر کوئی بھی اس بات کا مطالبہ نہیں کرتا کہ امریکی آئین میں ترمیم کی جائے۔ اور ایسے فرقوں کو غیر عیسائی قرار دیا جائے۔

یہ دلیل کہ ہم ایک اسلامی مملکت کے باشندے ہیں اور ایسی مملکت کا نظام مختلف ہونا چاہئے اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتی۔ اپنی حکومت کو اسلامی جمہوریہ کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم غیر منطقی رویہ اختیار کر لیں۔ جنرل ضیاء تو ایک قدم اور بڑھ گئے تھے 1984 میں انہوں نے اپنے حامیوں کو خوش کرنے کے لئے ایک آرڈی نینس جاری کیا تھا جس کی رو سے احمدیوں کا خود کو مسلمان کہنا اور اپنی عبادتگاہوں کو مساجد کہنا جرم قرار دے دیا گیا۔ یہ بات ناقابل فہم ہے کیونکہ اگر ایک یہودی اپنے آپ کو مسلمان کہلانا چاہے یا اپنے معبد کو مسجد کا نام دے دے تو یہ بات عجیب تو لگے گی مگر سوال یہ ہے کہ اس پر فوجداری قانون کیسے لاگو ہوگا۔ اگر احمدیہ عبادتگاہوں کو مسجد کا نام دے دیا جائے تو بھی کوئی شخص اپنی مرضی کے خلاف اس کی دہلیز پار نہیں کرے گا۔ پاکستان کے ہر شہر میں مختلف مسالک کی مسجدیں ہیں۔ دیوبندی، بریلوی اور شیعہ وغیرہ کی۔ لیکن ہر شخص ہمیشہ اسی مسجد میں جاتا ہے جہاں وہ جانا چاہتا ہے۔

جب ہم نے جداگانہ انتخاب کا طریق اپنایا تھا اور اقلیتی ووٹروں کی الگ فہرست بنائی تھی تو کیا ہم زیادہ پاکباز مسلمان بن گئے تھے؟ اور کیا اس کے نتیجے میں ہم نے بہتر نمائندے منتخب کئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ امتیازی قوانین نے پاکستان کو ایک بہتر حکومت نہیں بنایا اور نہ ہی اسے اسلامی تعلیمات کے قریب کیا ہے بلکہ ان کی وجہ سے پاکستان کی بدنامی ہی ہوئی ہے۔

صورت حال یہ ہے کہ اس وقت کوئی حکومت اینٹی احمدیہ آئینی ترامیم کو نہیں چھیڑے گی کیونکہ ایسی چیزیں جب ایک دفعہ معرض وجود میں آجاتی ہیں تو ان کو ختم کرنا آسان نہیں ہوتا۔ مگر 1984 کا آرڈیننس جس کی رو سے ایک احمدی فرد کا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا جرم قرار دیا گیا تھا قانون کی کتابوں سے حذف کر دینا چاہئے۔ اس کے خلاف کچھ احتجاج تو ضرور ہوگا اور ایسا متوقع بھی ہے مگر درست اقدام کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ نہ صرف جماعت احمدیہ کی خاطر بلکہ ہمارے اپنے بھلے کے لئے بھی۔ کیونکہ ایسے قوانین بنانے والوں کی قدر و قیمت ہمیشہ کم ہو جایا کرتی ہے۔ ❀❀

(ہفتہ وار ”ڈان“ یو.کے 2 اگست 2002)

بدر میں
کاروباری اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)